

جانوروں کے

حقوق اور احکام

مولانا مفتی اختر امام عادل قاسمی

بانی و مہتمم جامعہ ربانی منوروا شریف
شائع کردہ

مفتی ظفر الدین اکیڈمی

جامعہ ربانی منوروا شریف سمسٹی پور بہار الہند

تفصیلات

نام کتاب: جانوروں کے حقوق واحکام

مصنف: حضرت مولانا مفتی اختر امام عادل قاسمی

بانی و مہتمم جامعہ ربانی منورواشریف، سمستی پور بہار

ناشر: مفتی ظفیر الدین اکیڈمی، جامعہ ربانی منورواشریف سمستی پور بہار

انڈیا

صفحہ: ۹۵

قیمت: ۵۰

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ جامعہ ربانی منورواشریف، سمستی پور بہار انڈیا 848207

☆ مکتبہ الامام، سی 212 شاہین باغ، ابوالفضل پارٹ 2، اوکھلا،

جامعہ نگر نئی دہلی 25

فہرست مضامین

| صفحہ | مضامین | سلسلہ |
|------|---|-------|
| ۷ | حیوانات بھی انسانی مفادات کے لئے ہیں | ۱ |
| ۸ | جانوروں کے حقوق اور انتفاع کے حدود | ۲ |
| ۸ | جانور کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید | ۳ |
| ۱۰ | جانوروں کو ستانا گناہ ہے | ۴ |
| ۱۳ | بعض نفع بخش جانوروں کی نسل کشی سے روکا گیا | ۵ |
| ۱۶ | ذبح میں بھی حقوق کی رعایت | ۶ |
| ۱۸ | بے مقصد جانور کو قتل کرنا اس کی حق تلفی ہے | ۷ |
| ۲۱ | کسی ذی روح کو نشانہ بنانا اور اس کے ہاتھ پاؤں کا شاد رست نہیں | ۸ |
| ۲۳ | جانوروں کو باہم لڑانا ممنوع ہے | ۹ |
| ۲۴ | جانوروں کو ذہنی اذیت پہنچانا بھی گناہ ہے | ۱۰ |
| ۲۵ | جانوروں کو زندہ جلانا ممنوع ہے | ۱۱ |
| ۲۶ | موذی جانوروں میں آسان طریقہ قتل اختیار کیا جائے | ۱۲ |
| ۲۷ | گھر میں برآمد ہونے والے سانپ کو فوراً نہ مارا جائے | ۱۳ |
| ۲۸ | چارہ خور جانوروں کو لحمی غذائیں دینا | ۱۴ |
| ۲۹ | لحمی غذائیں اگر جانور کے لئے نقصان دہ ہوں | ۱۵ |

| صفحہ | مضامین | سلسلہ |
|------|--|-------|
| ۳۱ | لحمی غذاؤں میں اگر حرام اجزاء کی شمولیت ہو | ۱۶ |
| ۳۴ | دودھ یا گوشت میں اضافے کے لئے جانوروں کو انجکشن دینا | ۱۷ |
| ۳۶ | حلال اور حرام جانوروں کا جنسی اختلاط | ۱۸ |
| ۳۶ | جائز مقاصد کے لئے دو مختلف الجنس جانوروں کا اختلاط جائز ہے | ۱۹ |
| ۴۲ | جانوروں کا اختلاط کبھی موجب عیب بھی ہوتا ہے | ۲۰ |
| ۴۳ | جانوروں میں بچے ماں کے تابع ہوتے ہیں | ۲۱ |
| ۴۴ | شوقیہ جانور کو پنجرہ میں رکھنا | ۲۲ |
| ۴۶ | موذی جانوروں کو شوقیہ قید رکھنا | ۲۳ |
| ۵۰ | جانوروں پر میڈیکل تجربات | ۲۴ |
| ۵۲ | خصی کرنے کے مسئلہ سے استیناس | ۲۵ |
| ۵۳ | طبی اغراض کے لئے جانور کو بے ہوش کر کے اس کا عضو نکالنا | ۲۶ |
| ۵۵ | قانونی طور پر ممنوع جانور کا شکار کرنا | ۲۷ |
| ۵۷ | کسی خاص جانور کی مکمل نسل کشی کا منصوبہ درست نہیں | ۲۸ |
| ۵۹ | کسی فرقہ کے یہاں مقدس مانے جانے والے جانور کو ذبح کرنا | ۲۹ |
| ۶۰ | ذبیحہ گاؤ کا مسئلہ | ۳۰ |
| ۶۱ | بعض جنگلی جانوروں کے شکار پر پابندی | ۳۱ |

اللہ پاک نے انسان کو روئے زمین کی خلافت عطا فرمائی اور کائنات کی بے شمار چیزیں اس کی ضرورت و آسائش کے لئے پیدا فرمائیں، ارشادِ ربانی ہے:

أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ¹

ترجمہ: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ پاک نے آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کو تمہارے تابع کر دیا اور تم پر اپنے ظاہری و باطنی انعامات کی بارش فرمادی، (اس کے باوجود) کچھ لوگ ہیں جو اللہ پاک کے معاملے میں بغیر کسی علم، ہدایت اور کتابِ منیر کے تنازع کھڑا کرتے ہیں۔

اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمْ الْبَحْرَ لَتَجْرِيَ الْفُلُكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (12) وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِنْهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (13)²

ترجمہ: اللہ پاک نے سمندر کو تمہارے زیرِ تسخیر کیا، تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں دوڑیں، اور تم فضلِ الہی کے طلبگار اور شکر گزار بنو اور (صرف سمندر ہی نہیں) آسمانوں اور زمین میں پھیلی ہوئی تمام کائنات کو اللہ پاک

¹- لقمان: ۲۰۔

²- الباقیہ: ۱۲، ۱۳۔

نے تمہارے کام میں لگایا، یقیناً اس میں ارباب فکر کے لئے نشانیاں ہیں۔

حیوانات بھی انسانی مفادات کے لئے ہیں

البتہ اس وسیع کائنات میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جو اپنے اندر روح اور زندگی رکھتی ہیں، جن کو حیوانات کہا جاتا ہے، وہ بھی انسان کے نفع کے لئے بنائے گئے ہیں، ارشادِ ربانی ہے:

وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنْفَعٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ (5) وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ (6) وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا بِالْغَيْهِ إِلَّا يَبْشِقِ الْإِنْفُسِ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرءُوفٌ رَّحِيمٌ (7) وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ³

ترجمہ: جانوروں کو اللہ پاک نے تمہارے لئے پیدا فرمایا، ان جانوروں میں گرمی کا سامان ہے اور بہت سے منافع ہیں، تمہاری غذائی ضروریات بھی ان سے پوری ہوتی ہیں، تمہارے لئے ان میں عزت ہے، جب تم ان جانوروں کو شام میں چرا کر لاتے ہو اور چرانے کے لئے لے جاتے ہو، یہ تمہارے بوجھ ایسے شہروں تک اٹھا کر لے جاتے ہیں جہاں تم سخت مشقت کے بغیر پہنچ نہیں سکتے، بے شک تمہارا رب بڑا شفیق اور مہربان ہے، اس نے گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کئے تاکہ تم ان پر سواری کرو اور زینت کے لئے استعمال کرو، اللہ ایسی چیزوں کا خالق ہے جن کو تم

جانتے بھی نہیں ہو۔

جانوروں کے حقوق اور انتفاع کے حدود

لیکن ان کے بھی کچھ حقوق ہیں اور ان سے نفع اٹھانے کے بھی کچھ حدود ہیں، حافظ ابن حجرؒ نے ابن ابی جمرہؒ کا قول نقل کیا ہے کہ یہ بھی بندوں کے ساتھ اللہ کا کرم ہے کہ اس نے ہر چیز کے لئے کچھ حدود مقرر کر دیئے ہیں، یہاں تک کہ قتل اور ذبح کے لئے بھی، تاکہ انسانوں کے آزادانہ تصرفات سے ظلم اور بے اعتدالی کو راہ نہ ملے:

قال بن أبي جمرۃ فیہ رحمۃ اللہ لعبادہ حتی فی حال القتل فأمر بالقتل وأمر بالرفق فیہ ویؤخذ منه قهره لجميع عبادہ لأنه لم یرک لأحد التصرف فی شیء الا وقد حد له فیہ کیفیۃ⁴

متعدد روایات میں ان حقوق و حدود کی نشاندہی کی گئی ہے:

جانور کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید

☆ جانوروں کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک پر ثواب کا وعدہ

کیا گیا ہے، حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کا قصہ سنایا جس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا، اور اس ایک عمل کی

⁴:- فتح الباری شرح صحیح البخاری ج 9 ص 645 المؤلف : أحمد بن علي بن حجر أبو الفضل

العسقلانی الشافعی الناشر : دار المعرفة - بیروت ، 1379 تحقیق : أحمد بن علي بن حجر أبو

الفضل العسقلانی الشافعی عدد الأجزاء : 13 .

بنا پر اس کی مغفرت کر دی گئی۔

قالوا يا رسول الله وإن لنا في البهائم أجرا؟ قال (في كل كبد رطبة أجر)⁵۔

صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا جانوروں میں بھی ہم کو ثواب ملے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہر تر جگر والی چیز میں ثواب ہے۔

☆ ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک بیبا سے کتے کو پانی پلانے کی برکت سے ایک زانیہ عورت کے سارے گناہ اللہ پاک نے بخش دیئے:

«أن امرأةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بَيْتٍ، قَدْ أَذْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ، فَتَرَعَتْ لَهُ مُوقَفَهَا، فَعَفَّرَ لَهَا»⁶

☆ حضرت معاویہ بن قرۃ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا (وہ غالباً قصاب تھا) کہ یا رسول اللہ! میں بکری ذبح کرتا ہوں تو اس کے ساتھ رحم کا معاملہ کرتا ہوں، تو اللہ کے نبی

⁵ - الجامع الصحيح المختصر ج 2 ص 833 حدیث نمبر 2234 المؤلف : محمد بن إسماعيل أبو عبد الله البخاري الجعفي الناشر : دار ابن كثير ، اليمامة - بيروت الطبعة الثالثة ، 1407 - 1987 تحقيق : د. مصطفى ديب البغا أستاذ الحديث وعلومه في كلية الشريعة - جامعة دمشق عدد الأجزاء

6 :

⁶ - الجامع الصحيح المختصر ج 3 ص 1279 حدیث نمبر 3280 المؤلف : محمد بن إسماعيل أبو عبد الله البخاري الجعفي الناشر : دار ابن كثير ، اليمامة - بيروت الطبعة الثالثة ، 1407 - 1987 تحقيق : د. مصطفى ديب البغا أستاذ الحديث وعلومه في كلية الشريعة - جامعة دمشق عدد الأجزاء

6 مع الكتاب : تعليق د. مصطفى ديب البغا

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

والشاة إن رحمتها رحمك الله⁷

اگر تم بکری کے ساتھ رحم کا برتاؤ کرو گے تو اللہ پاک بھی تمہارے ساتھ رحم کا معاملہ فرمائیں گے۔

جانوروں کو ستانا گناہ ہے

☆ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

(عذبت امرأة في هرة سجنتها حتى ماتت فدخلت فيها النار لا

هي أطعمتها ولا سقتها إذ حبستها ولا هي تركتها

تأكل من خشاش الأرض)⁸

ترجمہ: کہ ایک عورت صرف اس لئے جہنم میں ڈال دی گئی کہ اس نے

ایک بلی کو قید رکھا یہاں تک کہ وہ بھوکی مر گئی، نہ اس نے خود کھلایا پلایا اور نہ اس کو

آزاد کیا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر جی لیتی۔

⁷ - مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۳ ص 436 حدیث نمبر 15630 المؤلف : أحمد بن حنبل أبو

عبد الله الشيباني الناشر : مؤسسة قرطبة - القاهرة عدد الأجزاء : 6 الأحاديث مذيلة بأحكام

شعيب الأرناؤوط عليها

⁸ - الجامع الصحيح المختصر ج 3 ص 1284 حدیث نمبر 3295 المؤلف : محمد بن إسماعيل أبو

عبد الله البخاري الجعفي الناشر : دار ابن كثير ، اليمامة - بيروت الطبعة الثالثة ، 1407 - 1987

تحقيق : د. مصطفى ديب البغا أستاذ الحديث وعلومه في كلية الشريعة - جامعة دمشق عدد الأجزاء

علامہ عینیؒ لکھتے ہیں کہ:

وفيه أن تعذيب الحيوان غير جائز وأن المظلوم من الحيوان
يسلط يوم القيامة على ظالمه⁹

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جانوروں کو ستانا جائز نہیں ہے، اور
مظلوم جانور کل حشر میں ظالموں پر مسلط کئے جائیں گے۔

ملا علی قاریؒ تحریر فرماتے ہیں:

وقد قال علماؤنا وكره السخ قبل أن تبرد وكل تعذيب بلا
فائدة لهذا الحديث¹⁰

ترجمہ: ہمارے علماء نے لکھا ہے کہ اس حدیث کی بنیاد پر جانور کے ٹھنڈا
ہونے سے قبل کھال کھینچنا اور بلا فائدہ تکلیف پہنچانا مکروہ ہے۔

☆ حدیث میں جانوروں سے بے ضرورت کھیلنے اور ان کو تھکا تھکا کر
مارنے سے بھی روکا گیا ہے، اور اس طرح کی حرکت کرنے والے کو شیطان کہا گیا
ہے، حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- «رَأَى رَجُلًا يَتَّبِعُ
حَمَامَةً يَلْعَبُ بِهَا ، فَقَالَ : شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةً»¹¹

⁹ - عمدة القاري شرح صحيح البخاري ج 9 ص 89 المؤلف : بدر الدين أبو محمد محمود بن
أحمد العيني (المتوفى : 855هـ)

¹⁰ - مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح ج 12 ص 317 المؤلف : الملا علي القاري ، علي بن
سلطان محمد (المتوفى : 1014هـ)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کبوتر سے کھیلتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ "شیطان ہے شیطان کے پیچھے پڑا ہے۔"

☆ حضور ﷺ ازراہ مذاق بھی جانوروں کے ساتھ بے ضرورت چھیڑ چھاڑ کو پسند نہیں فرماتے تھے:

وعن ابن مسعود - رضي الله عنه - قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي سَفَرٍ ، فَأَنْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ ، فَرَأَيْنَا حُمْرَةً مَعَهَا فَرْحَانٍ ، فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا ، فَجَاءَتِ الْحُمْرَةُ فَجَعَلَتْ تَعْرِشُ ، فَجَاءَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ : ((مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بَوْلِدَهَا ؟ ، رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا))¹²

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ضرورت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا کو دیکھا جس کے دو بچے تھے، ہم نے اس کے دونوں بچے پکڑ لئے، چڑیا آئی تو اپنے بچوں کو نہ پا کر پر پھڑپھڑانے لگی، حضور ﷺ تشریف لائے اور یہ منظر

¹¹-جامع الأصول في أحاديث الرسول ج ١٠ ص ٤٣٨ حديث نمبر: ٨٣١٣ المؤلف : محمد الدين أبو

السعادات المبارك بن محمد الجزري ابن الأثير (المتوفى : 606هـ) تحقيق : عبد القادر الأرناؤوط

الناشر : مكتبة الحلواني - مطبعة الملاح - مكتبة دار البيان الطبعة : الأولى

¹²- سنن أبي داود ج ٣ ص ٥٣٩ حديث نمبر : ٥٢٧٠ المؤلف : أبو داود سليمان بن الأشعث

السجستاني الناشر : دار الكتاب العربي - بيروت عدد الأجزاء : 4

مصدر الكتاب : وزارة الأوقاف المصرية وأشاروا إلى جمعية المكثر الإسلامي،

ملاحظہ فرمایا تو ناراضگی کے ساتھ فرمایا کہ کس نے یہ حرکت کی ہے؟ اس کے بچے واپس کرو۔

البتہ بچے اگر جانور کے ساتھ محض دل بہلانے کے لئے کھیلیں، اور اس سے جانور کو کوئی جسمانی یا ذہنی اذیت نہ پہونچے تو بعض روایات کی روشنی میں اس حد تک گنجائش ہے، لیکن اگر تکلیف پہونچے تو بچوں کے لئے بھی اس طرح کا کھیل کھیلنے کی اجازت نہ ہوگی، حافظ ابن حجر ر قم طراز ہیں :

وقد نوزع بن القاص في الاستدلال به على إطلاق جواز لعب الصغير بالطير فقال أبو عبد الملك يجوز أن يكون ذلك منسوخا بالنهي عن تعذيب الحيوان وقال القرطبي الحق أن لا نسخ بل الذي رخص فيه للصبي إمساك الطير ليلتهي به وأما تمكينه من تعذيبه ولا سيما حتى يموت فلم يبح قط¹³

بعض نفع بخش جانوروں کی نسل کشی سے روکا گیا

☆ جن جانوروں سے انسان زیادہ استفادہ کرتا ہے ان کے تحفظ و بقا پر زور دیا گیا ہے اور حتی الامکان ان کی نسل کشی جیسے اقدامات سے روکا گیا ہے، اس ضمن

¹³:- فتح الباري شرح صحيح البخاري ج 10 ص 586 المؤلف : أحمد بن علي بن حجر أبو

الفضل العسقلاني الشافعي الناشر : دار المعرفة - بيروت ، 1379 تحقيق : أحمد بن علي بن حجر

أبو الفضل العسقلاني الشافعي عدد الأجزاء : 13 .

میں وہ روایات قابل ذکر ہیں جن میں رسول خدا ﷺ نے چار جانور: چوہ نٹی، شہد کی مکھی، ہدھد اور لٹورا (ایک پرندہ) کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے:

قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةَ وَالنَّحْلَةَ وَالْهُدْهُدُ وَالصُّرَدَ¹⁴.

☆ بعض روایات میں ہے کہ "مڈی" خدائی لشکر اعظم ہے، اس کو قتل

مت کرو:

عن أبي زهير النميري أن : رسول الله صلى الله عليه و سلم قال : لا تقتلوا الجراد فإنه جند الله الأعظم¹⁵

☆ مینڈک کی آواز کو تسبیح الہی کہا گیا ہے، چمگاڈر کو دشمنان مسجد اقصیٰ کے خلاف پابند عہد جنگ بتایا گیا ہے اس لئے ان کے قتل سے حتی الامکان گریز کرنا چاہئے:

* عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال: لا تقتلوا الضفادع فإن نقيقها تسبيح ولا تقتلوا الخفاش فإنه لما خرب بيت

¹⁴- سنن أبي داود ج 4 ص 538 حدیث نمبر : 5269 المؤلف : أبو داود سليمان بن الأشعث

السجستاني الناشر : دار الكتاب العربي — بيروت عدد الأجزاء : 4

مصدر الكتاب : وزارة الأوقاف المصرية وأشاروا إلى جمعية المكثر الإسلامي [ملاحظات بخصوص الكتاب] 1- موافق للمطبوع.

¹⁵- المعجم الكبير ج 22 ص 297 حدیث نمبر : 18609 المؤلف : سليمان بن أحمد بن أيوب أبو

القاسم الطبراني الناشر : مكتبة العلوم والحكم — الموصل الطبعة الثانية ، 1404 - 1983 تحقيق :

حمدي بن عبد المجيد السلفي عدد الأجزاء : 20

المقدس قال يا رب سلطني على البحر حتى أغرقهم فهذان موقوفان
في الخفاش وإسنادهما صحيح¹⁶

یہ روایت گو کہ موقوف ہے لیکن اپنے مضمون کی بنا پر یہ مرفوع کے حکم
میں ہے اور سند صحیح کے ساتھ منقول ہے۔

☆ حضرت انسؓ کی ایک روایت میں اونٹ کو مرکز جمال، بکری کو باعث
برکت اور گھوڑے کی پیشانی کو منبع نور قرار دیا گیا ہے:

الجمال في الإبل؛ والبركة في الغنم؛ والخیل في نواصیها
الخیر. "الشیرازی فی الألقاب - عن أنس"¹⁷.

☆ اور اسی باب میں وہ روایات بھی داخل ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ
نے اونٹ، گائے، بکر اور گھوڑا کو خصی (بندھیا) کرنے سے منع
فرمایا ہے، اور اس کی توجیہ یہی فرمائی ہے کہ افزائش نسل تو حمل ہی سے ہوتی ہے:

¹⁶ - سنن البیہقی الکبری ج 9 ص 318 حدیث نمبر : 19166 المؤلف : أحمد بن الحسين بن
علي بن موسى أبو بكر البیهقي الناشر : مكتبة دار الباز - مكة المكرمة ، 1414 - 1994 تحقيق
: محمد عبد القادر عطا عدد الأجزاء : 10

¹⁷ - كثر العمال في سنن الأقوال والأفعال ج 12 ص 332 حدیث نمبر : 35266 المؤلف :
علاء الدين علي بن حسام الدين المتقي الهندي البرهان فوري (المتوفى : 75هـ)

المحقق : بكري حياني - صفوة السقا الناشر : مؤسسة الرسالة الطبعة : الطبعة الخامسة
1401هـ/1981م

عن عمر رضي الله عنهما قال: فمى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن إحصاء الإبل والبقر والغنم والخيول وقال إنما النماء في الحبل¹⁸

گو کہ بضرورت ان جانوروں کو ذبح کرنے کی بھی اجازت ہے، لیکن ان روایات کے پیچھے اصل مقصد یہ باور کرانا ہے کہ انسان کی طرح ان جانوروں کی بھی نسلی اہمیت ہے، اور نظام کائنات کے تحفظ و بقا میں ان کا بھی اہم حصہ ہے۔

ذبح میں بھی حقوق کی رعایت

☆ بلاشبہ انسان کو جانوروں سے استفادہ کا حق حاصل ہے، لیکن اس میں بھی اسلامی تعلیم یہ ہے کہ کم سے کم تکلیف پہنچا کر ان سے استفادہ کیا جائے، حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحَدِّثْ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ »¹⁹

¹⁸- سنن البيهقي الكبرى [الكتاب : سنن البيهقي الكبرى ج 10 ص 24 حدیث نمبر :

19580 المؤلف : أحمد بن الحسين بن علي بن موسى أبو بكر البيهقي الناشر : مكتبة دار الباز -

مكة المكرمة ، 1414 - 1994 تحقيق : محمد عبد القادر عطا عدد الأجزاء : 10

¹⁹- الجامع الصحيح المسمى صحيح مسلم ج ٢ ص ٧٢ المؤلف : أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن

مسلم القشيري النيسابوري المحقق : الناشر : دار الجيل بيروت + دار الأفاق الجديدة - بيروت

الطبعة : عدد الأجزاء : ثمانية أجزاء في أربع مجلدات- سنن أبي داود ج 3 ص 58 المؤلف : أبو داود

سليمان بن الأشعث السجستاني الناشر : دار الكتاب العربي - بيروت عدد الأجزاء : 4

ترجمہ: اللہ پاک نے ہر چیز کے ساتھ حسن سلوک کو فرض قرار دیا ہے، اس لئے کسی جانور کو قتل کرو تو حسن سلوک کا خیال رکھو، ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو، تیز دھار دار چھری سے ذبح کرو تا کہ ذبیحہ کی روح نکلنے میں آسانی ہو۔

☆ ذبح کے آداب میں سے یہ ہے کہ جانور کو نہایت ملائمت کے ساتھ مقام ذبح کی طرف لے جایا جائے، ایک بار رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ بکری کو زمین پر گھسیٹتا ہوا لے جا رہا ہے، آپ نے اس پر تنبیہ فرمائی:

إصبري لأمر الله وأنت يا جزار فسقها إلى الموت سوقا رفيقا²⁰

ترجمہ: آپ نے بکری کو صبر کی تلقین فرمائی اور قصاب سے کہا کہ اس کو موت کی طرف نرمی کے ساتھ لے جاؤ۔

بعینہ یہی نصیحت ایک بار حضرت عمر فاروقؓ نے بھی کسی قصاب کو کی تھی: سقها سوقا جميلا²¹

☆ ایک شخص کو حضور ﷺ نے دیکھا کہ وہ بکری کا کان کھینچتا ہوا جا رہا ہے، آپ نے اس کو ارشاد فرمایا:

²⁰- مصنف عبد الرزاق ج 4 ص 493 حدیث نمبر : 8609 المؤلف : أبو بكر عبد الرزاق بن

همام الصنعاني الناشر : المكتب الإسلامي - بيروت الطبعة الثانية ، 1403

تحقيق : حبيب الرحمن الأعظمي عدد الأجزاء : 11 -

²¹- : جامع العلوم والحكم ج 1 ص 157 المؤلف : أبو الفرج عبد الرحمن بن أحمد بن رجب

الحنبلي الناشر : دار المعرفة - بيروت الطبعة الأولى ، 1408 هـ عدد الأجزاء : 1

(دَعِ أَذْهًا وَخُذْ بِسَالِفَتِهَا)²²

اس کا کان چھوڑ دو، ضرورت ہے تو اس کی گردن پکڑ لو۔

بے مقصد جانور کو قتل کرنا اس کی حق تلفی ہے

جانور کا ایک حق یہ ہے کہ اس کو کھانے کے لئے یا اور کسی نیک مقصد سے

ذبح کیا جائے، بے ضرورت مار کر پھینک نہ دیا جائے۔

☆ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَهُ اللَّهُ عَنْ قَتْلِهِ » قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: « أَنْ تَذْبَحَهَا فَتَأْكُلَهَا وَلَا تَقْطَعَ رَأْسَهَا فَتَرْمِيَ بِهَا »²³.

جو کسی چھوٹی یا بڑی چڑیا کو اس کے حق کے بغیر قتل کر دے اللہ پاک اس کے قتل کے بارے میں باز پرس کرے گا، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! چڑیا کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کو ذبح کر کے کھایا جائے، نہ کہ سر کاٹ کر پھینک

²² - سنن ابن ماجہ ج 2 ص 1059 حدیث نمبر : 3171 المؤلف : محمد بن یزید أبو عبد اللہ

القزويني الناشر : دار الفكر - بيروت تحقيق : محمد فؤاد عبد الباقي ، عدد الأجزاء : 2

²³ - السنن الكبرى وفي ذيله الجواهر النقي ج 9 ص 88 المؤلف : أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي

البیهقي مؤلف الجواهر النقي : علاء الدین علی بن عثمان المارذینی الشهير بابن الترمکاني المحقق

الناشر : مجلس دائرة المعارف النظامية الكائنة في الهند ببلدة حيدر آباد الطبعة : الطبعة الأولى —

1344 هـ عدد الأجزاء : 10

دیا جائے۔

☆ حضرت شریف بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا

، آپ ارشاد فرماتے تھے:

مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا عَبَثًا عَجَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ
يَا رَبِّ إِنِّ فُلَانًا قَتَلَنِي عَبَثًا وَلَمْ يَقْتُلْنِي لِمَنْفَعَةٍ²⁴

جس نے بلا وجہ کسی چڑیا کو قتل کیا وہ چڑیا کل بروز قیامت پروردگار عالم
کے حضور اس کے خلاف استغاثہ کرے گی کہ اے پروردگار! فلاں شخص نے مجھے
کسی نفع (کھانا یا شکار) کے لئے نہیں بلکہ عبث یوں ہی مار ڈالا تھا۔

اس میں کسی عالم کا اختلاف نہیں کہ بے ضرورت کسی جانور کا قتل یا
ضرورت سے زیادہ کسی جانور کو اذیت دینا درست نہیں ہے:

وهو مستثنى من تعذيب الحيوان بالنار ؛ لأجل المصلحة
الرَّاجِحَة . وإذا كان كذلك ، فينبني أن يقتصر منه على الخفيف
الذي يحصل به المقصود، ولا يبالغ في التعذيب، ولا التشويه. وهذا لا
يختلف فيه الفقهاء إن شاء الله تعالى²⁵

²⁴- سنن النسائي بشرح السيوطي وحاشية السندي ج ٧ ص ٢٧٥ حديث نمبر : ٢٣٤٠ المؤلف
: أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي اخفق : مكتب تحقيق التراث الناشر : دار المعرفة بيروت
الطبعة : الخامسة 1420هـ - عدد الأجزاء : 8 في أربع مجلدات .

²⁵- المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم ج 17 ص 114 المؤلف / الشيخ الفقيه الإمام ،
العالم العامل ، احدث الحافظ ، بقیة السلف ، أبو العباس أحمد بن الشيخ المرحوم الفقيه أبي حفص
عمر بن إبراهيم الحافظ ، الأنصاري القرطبي * . إكمال المعلم شرح صحيح مسلم - للقاضي

☆ عہد جاہلیت میں کسی خوشی کے موقعہ پر یا معزز شخصیات کی آمد پر جانور قتل کئے جاتے تھے، اسی طرح مرنے والوں کے لئے خیر سگالی کے طور پر ان کی قبروں پر جانور کاٹ کر چھوڑ دیئے جاتے تھے جن کو چرند و پرند کھا جاتے تھے، اس کے بارے میں ان کا تصور تھا کہ اس طرح ان کا گوشت مردہ تک پہنچ جاتا ہے، اس طریقہ کو "عقر" کہا جاتا تھا، اسلام میں اس پر پابندی عائد کر دی گئی²⁶۔

حضرت انسؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« لَا عَقْرَ فِي الْإِسْلَامِ ». قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانُوا يَعْقِرُونَ عِنْدَ الْقَبْرِ بَقْرَةً أَوْ شاةً²⁷.

ایک روایت میں ہے کہ:

مَنْ عَقَرَ بِهَيْمَةً ذَهَبَ رُبُعٌ أَجْرِهِ²⁸

عیاض ج 6 ص 202 المؤلف : العلامة القاضي أبو الفضل عياض اليحصي 544 هـ عدد الأجزاء 8 /

²⁶ - شرح السنة - للإمام البغوي ج ١١ ص ٢٢٦ المؤلف : الحسين بن مسعود البغوي دار النشر : المكتب الإسلامي - دمشق - بيروت - 1403 هـ - 1983 م عدد الأجزاء 15 الطبعة : الثانية تحقيق : شعيب الأرنؤوط - محمد زهير الشاويش

²⁷ - سنن أبي داود ج ٣ ص ٢٠٩ حديث نمبر : ٣٢٢٣ المؤلف : أبو داود سليمان بن الأشعث السجستاني الناشر : دار الكتاب العربي - بيروت عدد الأجزاء : 4 مصدر الكتاب : وزارة الأوقاف المصرية وأشاروا إلى جمعية المكثر الإسلامي.

²⁸ - السنن الكبرى وفي ذيله الجواهر النقي ج 9 ص 88 المؤلف : أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي المؤلف الجواهر النقي : علاء الدين علي بن عثمان المارديني الشهير بابن التركماني الحقق

ترجمہ: جس نے کسی جانور کا کوچ کاٹا اس کا ایک چوتھائی ثواب ختم ہو گیا۔

کسی ذی روح کو نشانہ بنانا اور اس کے ہاتھ پاؤں کا ٹنڈا درست نہیں

☆ متعدد روایات میں جانور کو باندھ کر مارنے یا کسی ذی روح کو زندہ نشانہ

بنانے کی سخت ممانعت آئی ہے:

فَقَالَ أَنَسُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَنْ تُصَبَّرَ

الْبَهَائِمُ²⁹.

ترجمہ: حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں

کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

اس مضمون کی روایت حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے بھی منقول ہے³⁰۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم-

قَالَ «لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا»³¹.

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

الناشر: مجلس دائرة المعارف النظامية الكاتبة في الهند ببلدة حيدر آباد الطبعة: الطبعة الأولى —

1344 هـ عدد الأجزاء: 10

²⁹- الجامع الصحيح المسمى صحيح مسلم ج 6 ص 72 حديث نمبر ۵۱۶۹ المؤلف: أبو الحسين مسلم

بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري الخقق: الناشر: دار الجيل بيروت + دار الأفاق الجديدة

— بيروت الطبعة: عدد الأجزاء: ثمانية أجزاء في أربع مجلدات

³⁰- حوالہ بالا حدیث نمبر ۵۱۷۵۔

³¹- حوالہ بالا حدیث نمبر ۵۱۷۱۔

ارشاد فرمایا کہ کسی ذی روح کو نشانہ نہ بناؤ۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایک بار کچھ قریشی نوجوانوں کے پاس سے گزرے جو ایک زندہ مرغی یا پرندہ کو باندھ کر نشانہ بازی کر رہے تھے آپ کو دیکھ کر وہ منتشر ہو گئے، آپ نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- لَعَنَ مَنْ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا³².

رسول اللہ ﷺ نے کسی ذی روح کو نشانہ بنانے والے پر لعنت فرمائی

ہے۔

☆ جانور کو سیدھے ذبح کرنے کا حکم ہے، زندہ جانور کا ہاتھ، پاؤں، کان وغیرہ کاٹنا سخت گناہ ہے، اس کو مثلہ کہتے ہیں،

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ «لَعَنَ اللَّهُ مَنْ مَثَلَ بِالْحَيَوَانِ»³³.

³²- حوالہ بالا حدیث نمبر ۵۱۷۴۔

³³- : المجتبى من السنن ج ۷ ص ۲۳۸ حدیث نمبر: ۴۴۴۲ المؤلف : أحمد بن شعيب أبو عبد الرحمن

النسائي الناشر : مكتب المطبوعات الإسلامية - حلب الطبعة الثانية ، 1406 - 1986 تحقيق :

عبد الفتاح أبو غدة عدد الأجزاء : 8 - * السنن الكبرى وفي ذيله الجوهر النقي ج 9 ص 88

المؤلف : أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي مؤلف الجوهر النقي : علاء الدين علي بن عثمان

المارديني الشهير بابن التركماني المحقق : الناشر : مجلس دائرة المعارف النظامية الكائنة في الهند ببلدة

حيدر آباد الطبعة : الطبعة : الأولى - 1344 هـ عدد الأجزاء : 10

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو حیوان کو مثلہ کرے۔

جانوروں کو باہم لڑانا ممنوع ہے

☆ بعض علاقوں میں جانوروں کو آپس میں لڑانے کا کھیل بھی کھیلا جاتا

ہے، جس سے جانوروں کو کافی اذیت پہونچتی ہے، اسلام میں اس کو ممنوع قرار دیا گیا، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ:

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ³⁴.

رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا ہے۔

علامہ شوکانیؒ لکھتے ہیں:

وَوَجْهُهُ النَّهْيُ أَنَّهُ إِيْلَامٌ لِلْحَيَوَانَاتِ وَإِثْعَابٌ لَهَا بِدُونِ فَائِدَةٍ بَلْ مُعْجَرْدٌ عَبَثٌ³⁵

ترجمہ: ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہ جانوروں کے لئے اذیت اور بے فائدہ

³⁴- سنن أبي داود ج 2 ص 331 حدیث نمبر : 2564 المؤلف : أبو داود سليمان بن الأشعث

السجستاني الناشر : دار الكتاب العربي - بيروت عدد الأجزاء : 4 * الجامع الصحيح سنن

الترمذي ج 4 ص 210 حدیث نمبر : 1709 المؤلف : محمد بن عيسى أبو عيسى الترمذي

السلبي الناشر : دار إحياء التراث العربي - بيروت تحقيق : أحمد محمد شاكر وآخرون عدد الأجزاء

: 5.

³⁵- نيل الأوطار ج 12 ص 402 المؤلف : محمد بن علي بن محمد الشوكاني (المتوفى : 1250هـ)

تکان کا باعث بلکہ عبث ہے۔

جانوروں کو ذہنی اذیت پہنچانا بھی گناہ ہے

☆ جسمانی تکلیف تو اپنی جگہ جانوروں کو ذہنی اور معنوی اذیت پہنچانے سے بھی روکا گیا ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ چھری جانور کے سامنے تیز نہ کی جائے:

عبد اللہ بن عمر قال أمر رسول الله صلى الله عليه و سلم
بجد الشفار وأن توارى عن البهائم³⁶

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے مروی ہے، ایک بار حضور ﷺ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص بکری کو گرائے ہوئے اس کے مونڈھے پر پاؤں رکھ کر چھری تیز کر رہا ہے، اور بکری اسے دیکھ رہی ہے، آپ نے ناراضگی کے ساتھ فرمایا کہ کیا تم اسے دوہری موت دینا چاہتے ہو؟

عن ابن عباس قال : مر رسول الله صلى الله عليه و سلم
على رجل واطع رجله على صفحة شاة وهو يحد شفرته وهي تلحظ
إليه ببصرها قال : أفلا قبل هذا ؟ أو تريد أن تميتها موتتان ؟³⁷

³⁶ - : سنن ابن ماجہ ج 2 ص 1059 حدیث نمبر : 3172 المؤلف : محمد بن یزید أبو عبد اللہ

القزويني الناشر : دار الفكر - بيروت تحقيق : محمد فؤاد عبد الباقي

عدد الأجزاء : 2 مع الكتاب : تعليق محمد فؤاد عبد الباقي

جانوروں کی بے زبانی کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ وہ احساسات سے عاری ہیں اور ان میں باتوں کے سمجھنے کی اہلیت نہیں ہے، وہ اپنے مالک کو بھی پہچانتے ہیں اور موت سے بھی ڈرتے ہیں، اسی مضمون کو ایک حدیث میں اس طرح بیان فرمایا گیا:

ما أجهمت عليه البهائم فلم تبهم أهما تعرف ربها وتعرف أهما

تقوت³⁸

☆ روایات میں ماں سے اس کا بچہ چھیننے سے منع کیا گیا ہے، خواہ وہ انسان کا ہو یا حیوان کا، کہ اس سے شدید ذہنی صدمہ پہنچتا ہے:

عن النبي صلى الله عليه و سلم أنه فهم أن توله والدته عن ولدها وهو عام في بني آدم وغيرهم³⁹

جانوروں کو زندہ جلانا ممنوع ہے

☆ جانوروں کو خواہ وہ کتنے ہی تکلیف دہ ہوں زندہ جلانے سے منع کیا گیا، حضور ﷺ نے ایک بار سفر میں جلی ہوئی چیونٹیوں کی بستیاں دیکھیں، تو آپ نے

³⁷- المعجم الكبير ج 11 ص 332 حدیث نمبر : 11943 المؤلف : سليمان بن أحمد بن أيوب

أبو القاسم الطبراني الناشر : مكتبة العلوم والحكم - الموصل الطبعة الثانية ، 1404 - 1983 تحقيق : حمدي بن عبد المجيد السلفي عدد الأجزاء : 20 -

³⁸-: جامع العلوم والحكم ج 1 ص 157 المؤلف : أبو الفرج عبد الرحمن بن أحمد بن رجب

الحنبلي الناشر : دار المعرفة - بيروت الطبعة الأولى ، 1408 هـ عدد الأجزاء : 1

³⁹-حواله بالا-

ناگواری کے ساتھ فرمایا کہ آگ کی سزا دینے کا حق صرف آگ کے مالک کو ہے:

وَرَأَى قَرْيَةً تَمْلِكُ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ « مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ ». قُلْنَا نَحْنُ. قَالَ « إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذَّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ ».⁴⁰

اسی لئے اکثر علماء کی رائے یہی ہے کہ بچھو یا کسی بھی موذی جانور کو زندہ

جلانا درست نہیں ہے:

وَأَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ عَلَى كَرَاهَةِ التَّحْرِيقِ بِالنَّارِ حَتَّى لِلْهُوَامِ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ: تَحْرِيقُ الْعَقْرَبِ بِالنَّارِ مُثَلَّةٌ. وَهَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ عَنْ تَحْرِيقِ الْبَرِغوثِ بِالنَّارِ.⁴¹

موذی جانوروں میں آسان طریقہ قتل اختیار کیا جائے

☆ موذی جانوروں کو مارنے کا حکم ہے، مگر اس میں بھی ایسے طریقہ قتل کو ترجیح دی گئی ہے جس میں کم سے کم تکلیف میں وہ موذی جانور ختم ہو جائے، مثلاً اگر گٹ مارنے کا حکم دیا گیا تو کہا گیا کہ ایک ضرب میں مار دینا زیادہ باعث فضیلت ہے، اور اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ کئی ضرب میں تکلیف زیادہ ہوگی۔⁴²

⁴⁰ - سنن أبي داود ج 3 ص 8 حدیث نمبر : 2677 المؤلف : أبو داود سليمان بن الأشعث

السجستاني الناشر : دار الكتاب العربي - بيروت عدد الأجزاء : 4

مصدر الكتاب : وزارة الأوقاف المصرية وأشاروا إلى جمعية المكثر الإسلامي * مسند الإمام أحمد

بن حنبل ج 1 ص 423 حدیث نمبر : 4018 المؤلف : أحمد بن حنبل أبو عبد الله الشيباني الناشر

: مؤسسة قرطبة - القاهرة عدد الأجزاء : 6 الأحاديث مذيلة بأحكام شعيب الأرناؤوط عليها

⁴¹ - جامع العلوم والحكم ج 1 ص 155 المؤلف : أبو الفرج عبد الرحمن بن أحمد بن رجب الحنبلي

الناشر : دار المعرفة - بيروت الطبعة الأولى ، 1408 هـ عدد الأجزاء : 1

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « مَنْ قَتَلَ وَرَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْأُولَى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ ⁴³ .

گھر میں برآمد ہونے والے سانپ کو فوراً نہ مارا جائے
گھر میں سانپ برآمد ہو تو فوراً مارنے سے منع کیا گیا بلکہ کم از کم تین بار عہد نوح اور عہد سلیمان کا حوالہ دینے کی تلقین کی گئی ہے، اس کے باوجود بھی سانپ ڈنار ہے تو اب وہ لائق قتل ہے، متعدد روایات حدیث میں یہ مضمون وارد ہوا ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُولُوا لَهَا إِنَّا نَسْأَلُكَ بِعَهْدِ نُوحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ أَنْ

⁴²- یہ توجیہ علامہ قرطبی نے کی ہے، المفہم شرح مسلم میں رقمطراز ہیں: قلت: ويظهر لي وجه آخر، وهو: أن قتلها وإن كان مأموراً به لكن لا تعذب بكثرة الضرب عليها، بل ينبغي أن يجهر عليها في أول ضربة. ويشهد لهذا فيه — صلى الله عليه وسلم — عن تعذيب الحيوان، وقوله: ((إذا قتلتم فأحسنوا القتلة، وإذا ذبحتم فأحسنوا الذبح))، والله تعالى أعلم (المفہم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم ج 18 ص 38 المؤلف / الشيخ الفقيه الإمام، العالم العامل، احدث الحافظ، بقیۃ السلف، أبو العباس أحمد بن الشيخ المرحوم الفقيه أبي حفص عمر بن إبراهيم الحافظ، الأنصاري القرطبي، رحمه الله وغفر له).

⁴³- الجامع الصحيح المسمى صحيح مسلم ج 7 ص 5983 المؤلف: أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري المحقق: الناشر: دار الجليل بيروت + دار الأفاق الجديدة — بيروت الطبعة: عدد الأجزاء: ثمانية أجزاء في أربع مجلدات

لَا تُؤْذِنَا فَإِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوهُمَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ
أَبِي لَيْلَى⁴⁴

اس طرح سانپ جیسے خطرناک جانور کو بھی بچ کر نکلنے کا موقعہ دیا گیا
، علاوہ اس میں خود انسان کے لئے بھی بڑے فائدے ہیں ، انسان بڑے خطرات
سے اپنے آپ کو بچا سکتا ہے۔

ان تفصیلات سے جانوروں کے بارے میں شریعت اسلامیہ کا مزاج
معلوم ہوتا ہے اور ان کے حقوق اور استفادہ اور دفاع کے حدود پر بھی
روشنی پڑتی ہے ، اس تناظر میں ان سوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں جو اس
ضمن میں اٹھائے گئے ہیں:

چارہ خور جانوروں کو لحمی غذائیں دینا

۱۔ آج کل چارہ خور جانوروں کے لئے ایسی غذائیں تیار کی جا رہی ہیں جن
میں لحمی اجزاء بھی شامل ہوتے ہیں ، تاکہ وہ تیزی سے بڑھ سکیں اور ان سے زیادہ
سے زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکے ، جو ظاہر ہے کہ چارہ خور جانوروں کی فطرت کے خلاف
ہے ، کیا یہ عمل جائز ہے ؟

⁴⁴۔ الجامع الصحيح سنن الترمذي ج 4 ص 78 حدیث نمبر : 1485 المؤلف : محمد بن عیسی

أبو عیسی الترمذي السلمي الناشر : دار إحياء التراث العربي - بيروت تحقيق : أحمد محمد شاكر

وآخرون عدد الأجزاء : 5

اس سوال میں دو باتیں قابل توجہ ہیں اور انہی پر حکم کی بنیاد ہے:

لحمی غذائیں اگر جانور کے لئے نقصان دہ ہوں

☆ یہ لحمی غذائیں جانور کے لئے باعث اذیہ ہیں یا نہیں؟ اگر خلاف فطرت

ہونے کے باوجود ان کو کوئی جسمانی یا ذہنی اذیت نہیں پہنچتی ہے تو بظاہر اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، اس لئے کہ چارہ خور اور گوشت خور کی تقسیم کسی نص پر نہیں بلکہ تخمین و استقراء پر مبنی ہے، جو ظنی ہے، اگر کسی زمانے میں یا کسی جانور کے حق میں کسی وجہ سے یہ معیار تبدیل ہو جائے، اور وہ جانور کے لئے باعث اذیت نہ ہو اور عام انسانوں کے لئے مفید ہو تو شرعی ضوابط کے مطابق اس میں کچھ حرج نہیں ہے، جانور تو انسان کے فائدے کے لئے ہی بنائے گئے ہیں، اس لئے غذائی تصرفات کے نتیجے میں اگر یہ فائدے بڑھ جاتے ہیں تو یہ نہ خلاف موضوع ہے اور نہ خلاف مقصود، قرآن کریم میں ہے:

وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنْفَعٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ⁴⁵

ترجمہ: جانوروں کو اللہ پاک نے تمہارے لئے پیدا فرمایا، ان جانوروں میں گرمی کا سامان ہے اور بہت سے منافع ہیں، تمہاری غذائی ضروریات بھی ان سے پوری ہوتی ہیں۔

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ جانوروں میں بہت سے منافع ہیں لیکن

غذائیت بنیادی چیز ہے۔۔۔۔۔

نیز جانوروں میں گوشت اور وزن کی زیادتی بھی مذموم نہیں مطلوب ہے، اس لئے کہ قربانی کے جانوروں کو موٹا اور با وزن بنانے پر زور دیا گیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَفْضَلَ الضَّحَايَا أَغْلَاهَا وَ أَسْمَنُهَا⁴⁶

ترجمہ: سب سے بہتر قربانی وہ ہے جو گراں اور زیادہ موٹا ہو،

اسی طرح گوشت کی لذت و لطافت بھی امر محمود ہے، یہی وجہ ہے کہ اسلام نے جانوروں کو خصی کرنے کی اجازت دی ہے کہ اس سے گوشت میں لطافت و لذت پیدا ہوتی ہے، جب کہ یہ عمل بظاہر خلاف فطرت اور تکلیف دہ محسوس ہوتا ہے، اور یلگونہ نسل کشی بھی ہے، لیکن غذائی لطافت و لذت کے لئے اس کی اجازت دی گئی، شیخی زادہؒ تحریر فرماتے ہیں:

ويجوز إخصاء البهائم منفعة للناس لأن لحم الخصي أطيب⁴⁷

⁴⁶ - المستدرک علی الصحیحین ج 4 ص 257 حدیث نمبر : 7561 المؤلف : محمد بن عبد اللہ أبو عبد اللہ الحاکم النیسابوری الناشر : دار الکتب العلمیة - بیروت الطبعة الأولى ، 1411 - 1990 تحقیق : مصطفیٰ عبد القادر عطا عدد الأجزاء : 4 مع الكتاب : تعلیقات الذہبی فی التلخیص -

⁴⁷ - مجمع الأثر فی شرح ملتقى الأبحر ج 4 ص 224 عبد الرحمن بن محمد بن سلیمان الکلبیولی المدعو بشیخی زادہ سنة الولادة / سنة الوفاة 1078ھ تحقیق خرج آیاته وأحادیثه خلیل عمران المنصور الناشر دار الکتب العلمیة سنة النشر 1419ھ - 1998م مکان النشر لبنان/ بیروت عدد الأجزاء 4.

ترجمہ: جانوروں کو خنسی کرنا لوگوں کے نفع کے لئے جائز ہے، اس لئے کہ خنسی کا گوشت لذیذ تر ہوتا ہے۔

البتہ اگر لحمی غذائیں جانوروں کے لئے باعث اذیت ہوں، یا ان سے جانور کے گوشت اور دودھ میں خرابی پیدا ہوتی ہو تو اس کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

لحمی غذاؤں میں اگر حرام اجزاء کی شمولیت ہو

☆ دوسرا پہلو یہ ہے کہ ان لحمی غذاؤں میں حرام اور ناپاک اجزاء کی شمولیت ہے یا نہیں؟ حکم شرعی پر اس سے بھی فرق پڑتا ہے، اگر لحمی

غذاؤں میں حرام اور ناپاک اجزاء غالب ہیں تو فقہاء کی تصریحات کے مطابق بالقصد جانوروں کو ناپاک غذائیں دینا جائز نہیں ہے، البتہ علاج اور ضرورت کی صورتیں مستثنیٰ ہیں، علامہ ابن نجیم لکھتے ہیں:

وَكُرْهِ شَرْبُ دُرْدِيٍّ الْخَمْرِ وَالِامْتِشَاطُ بِهِ (لِأَنَّ فِيهِ أَجْزَاءَ الْخَمْرِ فَكَانَ حَرَامًا نَجَسًا وَالِانْتِفَاعُ بِمِثْلِهِ حَرَامٌ وَلِهَذَا لَا يَجُوزُ أَنْ يُدَاوِيَ بِهِ جُرْحًا وَلَا أَنْ يَسْقِيَ ذِمِّيًّا وَلَا صَبِيًّا وَالْوَبَالُ عَلَى مَنْ سَقَاهُ وَكَذًا لَا يُسْقِيهِ الدَّوَابَّ ----- كَمَا لَا يَحْمِلُ الْمَيْتَةَ إِلَى الْكَلْبِ⁴⁸

ترجمہ: شراب کے تلچھٹ کو پینا یا لگانا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ اس میں اجزاء خمر موجود ہیں، پس یہ ناپاک ہیں، اور ان سے انتفاع حرام ہے، اس کو زخم پر

⁴⁸ - البحر الرائق شرح كثر الدقائق ج 8 ص 249 زين الدين ابن نجيم الحنفی سنة الولادة

926ھ - سنة الوفاة 970ھ الناشر دار المعرفة مكان النشر بيروت -

بطور دوا لگانا بھی جائز نہیں، اور نہ کسی ذمی یا بچے کو پلانا جائز ہے، اور وبال پلانے والے کی گردن پر ہوگا، اسی طرح جانوروں کو پلانا بھی درست نہیں، جس طرح کہ کتے کے سامنے مردار چیز نہیں ڈالی جائے گی۔

اسی طرح کی بات مجمع الانہر میں بھی ہے:

ولا يجوز الانتفاع بالخمير لأن الانتفاع بالنجس حرام كما حققناه في الكراهية ولا يجوز أن يداوى بها أي بالخمير جرح بضم الجيم ولا يجوز أن يداوي بها دبر دابة لأنه نوع انتفاع والدبر بالتحريك قرحة دابة ولا تسقى آدميا ولو وصلية صبيا للتداوي كما بيناه في الكراهية ولا تسقى الدواب مطلقاً⁴⁹

☆ ولا تحمل الجيفة إلى الهرة وتحمل الهرة إليها⁵⁰

ہاں جانور خود جا کر کھالے تو مضائقہ نہیں:

وقيل إن أريد سقي الدواب لا يحمل الخمر إليها أي إلى الدابة فإن قيدت أي الدابة إلى الخمر فلا بأس به أي بالقود لأنه لا

⁴⁹- مجمع الأثر في شرح ملتقى الأبحر ج 4 ص 253 عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكلبيoli المدعو بشيخي زاده سنة الولادة / سنة الوفاة 1078هـ تحقيق خرح آياته وأحاديثه خليل عمران المنصور الناشر دار الكتب العلمية سنة النشر 1419هـ - 1998م مكان النشر لبنان/ بيروت عدد الأجزاء 4

⁵⁰ -الاختيار لتعليل المختار ج 4 ص 179 المؤلف : عبد الله بن محمود بن مودود الموصلي الحنفي دار النشر : دار الكتب العلمية - بيروت / لبنان - 1426 هـ - 2005 م

الطبعة : الثالثة تحقيق : عبد اللطيف محمد عبد الرحمن عدد الأجزاء / 5

يكون حاملها كما في الكلب مع الميتة فإنه إن دعاه إليها فلا بأس به
وإن حملها إليه لا يجوز⁵¹

البتہ اس سے جانور کے گوشت کی حلت پر اثر نہیں پڑے گا، اس لئے کہ
معدہ میں پہنچ کر غذا تحلیل ہو جاتی ہے، اور دوسرے اجزاء سے مل کر فنا ہو جاتی
ہے، الا یہ کہ اتنی کثرت سے ناپاک غذائیں دی جائیں کہ جانور کے گوشت میں اس
کے اثرات نمایاں ہو جائیں، تو ایسے جانور کا گوشت کھانا درست نہ ہوگا، فقہاء نے
اس کی تصریح کی ہے:

☆ وَلَوْ سَقَى شَاةً خَمْرًا لَا يُكْرَهُ لَحْمُهَا وَلَبْنُهَا لِأَنَّ الْخَمْرَ وَإِنْ
كَانَتْ بَاقِيَةً فِي مَعِدَتِهَا فَلَمْ يَخْتَلِطْ بِلَحْمِهَا وَإِنْ
اسْتَحَالَتِ الْخَمْرُ لَحْمًا فَيَجُوزُ كَمَا لَوْ اسْتَحَالَتْ خَلًّا إِلَّا إِذَا
سَقَاهَا كَثِيرًا بَحِيثٌ يُؤَثِّرُ فِي رَائِحَتِهَا الْخَمْرُ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ لَحْمُهَا⁵²
☆ أَمَّا الَّتِي تَخْلُطُ بِأَنْ تَتَنَاوَلَ التَّجَاسَةَ وَالْجِيفَ ، وَتَتَنَاوَلَ
غَيْرَهَا عَلَى وَجْهِ لَا يَظْهَرُ أَثَرُ ذَلِكَ فِي لَحْمِهَا فَلَا بَأْسَ بِهِ
وَلِهَذَا يَحِلُّ أَكْلُ لَحْمِ جَدْيٍ غُذِّيَ بِلَبْنِ الْخَنْزِيرِ ؛ لِأَنَّ لَحْمَهُ لَا يَتَغَيَّرُ
، وَمَا غُذِّيَ بِهِ يَصِيرُ مُسْتَهْلَكًا لَا يَبْقَى لَهُ أَثَرٌ ، وَعَلَى هَذَا قَالُوا لَا

⁵¹-حوالہ بالا ۔

⁵²- البحر الرائق شرح كثر الدقائق ج 8 ص 249 زين الدين ابن نجيم الحنفی سنة الولادة

926ھ- / سنة الوفاة 970ھ- الناشر دار المعرفة مكان النشر بيروت ۔

بَأْسَ بِأَكْلِ الدَّجَاجِ ؛ لِأَنَّهُ يَخْلُطُ ، وَلَا يَتَغَيَّرُ لَحْمُهُ وَرَوِي { أَنَّهُ عَلَيْهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ الدَّجَاجَ }⁵³

دودھ یا گوشت میں اضافے کے لئے جانوروں کو انجکشن دینا

(۲) زیادہ دودھ حاصل کرنے کے لئے اور بعض چھوٹے جانوروں کے

گوشت میں اضافے کے لئے جانوروں کو انجکشن لگانا جائز ہے، بشرطیکہ اس سے
حاصل ہونے والا دودھ یا گوشت صالح ہو، اور جانوروں کی جسمانی صحت پر منفی
اثرات نہ پڑیں۔۔۔

☆ اگر دودھ اور گوشت تو صحیح ہوں لیکن جانور کی صحت اس سے متاثر
ہوتی ہو تو بھی اس کی گنجائش ہے اس لئے کہ جانوروں کو بے فائدہ تکلیف دینا مکروہ
ہے، مگر انسانی مفادات کے حصول کے لئے جانوروں کو تھوڑی بہت تکلیف دینے کی
شرعاً اجازت ہے:

⁵³۔ تبین الحقائق شرح کثر الدقائق ج 6 ص 10 فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی الحنفی. الناشر
دار الكتب الإسلامی. سنة النشر 1313ھ۔ مکان النشر القاهرة.

عدد الأجزاء 3*6 وكذا في : رد اختار على "الدر المختار : شرح تنوير الابصار" ج 26 ص
303 المؤلف : ابن عابدين ، محمد أمين بن عمر (المتوفى : 1252ھ) *

والمبسوط ج 14 ص 143 المؤلف : محمد بن أحمد بن أبي سهل شمس الأئمة السرخسي (المتوفى :
483ھ) والميحقط البرهاني ج ص 649 المؤلف : محمود بن أحمد بن الصدر

الشهيد النجاري برهان الدين مازة المحقق : الناشر : دار إحياء التراث العربي الطبعة : عدد الأجزاء :

☆ ولأن السمة وإن كان فيها إيلاام الحيوان ففيها منفعة

للمسلمين⁵⁴

وهذه الأحاديث كلها تدلُّ على جواز كي الحيوان لمصلحة العلامة في كل الأعضاء إلا في الوجه . وهو مستثنى من تعذيب الحيوان بالنار ؛ لأجل المصلحة الرَّاجحة . وإذا كان كذلك ، فينبني أن يقتصر منه على الخفيف الذي يحصل به المقصود ، ولا يبالغ في التعذيب ، ولا التشويه . وهذا لا يختلف فيه الفقهاء إن شاء الله تعالى⁵⁵

وكل زيادة تعذيب لا يحتاج إليها مكروهة كجر المذبوح
برجله إلى المذبح وسلخه قبل أن يتم موته⁵⁶
* (و) كره كل تعذيب بلا فائدة⁵⁷

☆ البتة گوشت یادودہ کے فاسد یا مضر صحت ہونے کی صورت میں اس

⁵⁴ - شرح السير الكبير ج 5 ص 217 -

⁵⁵ - المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم ج 17 ص 114

المؤلف / الشيخ الفقيه الإمام ، العالم العامل ، احدثُ الحافظ ، بَقِيَّةُ السلف ، أبو العبَّاس أحمدُ بنُ الشيخ المرحوم الفقيه أبي حَفْصٍ عُمَرُ بنِ إبراهيم الحافظ ، الأنصاريُّ القرطبيُّ ، رحمه الله وغَفَرَ له⁵⁶ - تحفة الملوك (في فقه مذهب الإمام أبي حنيفة النعمان) ج 1 ص 241 محمد بن أبي بكر بن عبد القادر الرازي سنة الولادة 0 / سنة الوفاة 666 تحقيق د. عبد الله نذير أحمد

الناشر دار البشائر الإسلامية سنة النشر 1417 مكان النشر بيروت عدد الأجزاء 1

⁵⁷ - الدر المختار ، شرح تنوير الأبصار في فقه مذهب الإمام أبي حنيفة ج 5 ص 607 المؤلف : محمد ، علاء الدين بن علي الحصكفي (المتوفى : 1088هـ)

عمل کی اجازت نہیں دی جائے گی، اس لئے کہ یہ تعذیب بلا فائدہ قرار پائے گی۔

حلال اور حرام جانوروں کا جنسی اختلاط

(۳) حلال جانوروں کے دودھ میں اضافہ یا اس کے جسمانی حجم کو بڑھانے کے لئے حرام جانور سے اس کا اختلاط کرایا جاتا ہے، خاص کر جرسی گائے کے بارے میں عام تصور یہ ہے کہ یہ خنزیر کے اختلاط سے پیدا ہوتی ہیں، اسی لئے ان کے دودھ کی مقدار دوسری گایوں کے مقابلے میں کافی زیادہ ہوتی ہے، یہاں پر دو سوال پیدا ہوتے ہیں:

(الف) کیا ایک جانور کا اس طرح دوسری جنس کے جانور سے اختلاط کرانا درست ہے؟

(ب) دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر ان میں سے ایک حلال اور دوسرا حرام ہو تو اس سے پیدا ہونے والے بچوں پر شرعاً کیا اثر مرتب ہوگا؟

جائز مقاصد کے لئے دو مختلف الجنس جانوروں کا اختلاط جائز ہے

☆ نصوص اور فقہی عبارات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ جانوروں میں تحفظ نسب ملحوظ نہیں ہے اس لئے جائز اغراض و مقاصد کے لئے دو مختلف الجنس جانوروں کا باہم اختلاط کرانا جائز ہے، بشرطیکہ اس سے جانور یا حاصل شدہ نتائج پر مضر اثرات مرتب نہ ہوں:

☆ اس لئے کہ قرآن کریم میں خچر کا ذکر موقعہ امتنان و تحسین پر کیا گیا

ہے، جو گدھی اور گھوڑے کے اختلاط سے پیدا ہوتا ہے،⁵⁸ جس سے کم از کم اس کی اباحت ثابت ہوتی ہے، کیونکہ موقعہ تحسین پر کسی چیز کا ذکر نا اس کی ترغیب کے مترادف ہے:

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ⁵⁹

ترجمہ: اللہ پاک نے گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا فرمائے، تاکہ تم ان پر سواری کرو اور زینت کے لئے استعمال کرو، اور اللہ پاک پیدا فرماتے ہیں جو تم نہیں جانتے۔

☆ رسول اللہ ﷺ سے بھی بکثرت خچر کی سواری کا ثبوت ملتا ہے، حنین کے موقعہ پر آپ نے سواری کے لئے خچر کو استعمال فرمایا⁶⁰، حضرت علیؓ سے

⁵⁸- کہتے ہیں کہ سب سے پہلے اس اختلاط کا تجربہ قارون نے کیا، اسی طرح حضرت علیؓ کے حوالے سے منقول ہے کہ ابتدا میں خچروں میں تو الد و تناسل کا سلسلہ بھی جاری تھا، بلکہ دوسرے جانوروں کے مقابلے میں بڑھ کر تھا، لیکن آتش نمرود کے لئے لکڑیاں ڈھونڈنے میں انہوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بددعا فرمادی، اور ان کی نسل منقطع ہو گئی (حاشیۃ البجیرمی علی الخطیب ج 13 ص 169 المؤلف: سلیمان بن محمد البجیرمی (المتوفی: 1221ھ) [حاشیۃ علی کتاب الخطیب الشریبی المسمی الإقناع فی حل ألفاظ أبي شجاع]، تحفة الحبيب علی شرح الخطیب (البجیرمی علی الخطیب) ج 5 ص 220 المؤلف: سلیمان بن محمد بن عمر البجیرمی الشافعی دار النشر: دار الکتب العلمیۃ - بیروت/ لبنان -

1417ھ - 1996م الطبعة: الأولى عدد الأجزاء / 5

⁵⁹- النحل: ۷ -

⁶⁰ - الجامع الصحیح المختصر ج 3 ص 1054 حدیث نمبر: 2719 المؤلف: محمد بن

إسماعیل أبو عبد الله البخاری الجعفی الناشر: دار ابن کثیر، الیمامۃ - بیروت

مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بار ہدیہ میں نخر پیش کیا گیا تو آپ نے قبول فرمایا اور اس پر سوار ہوئے⁶¹۔ اگر نخر کا طریقہ پیدائش ممنوع ہوتا تو حضور ﷺ ہرگز اس پر سواری فرما کر اس کی حوصلہ افزائی نہ فرماتے۔۔۔۔۔

البتہ اسی روایت کا اگلا ٹکڑا یہ ہے کہ جب حضرت علیؑ نے حضور ﷺ سے اس طریقہ اختلاط کو اختیار کرنے کی اجازت مانگی تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "یہ عمل وہ لوگ کرتے ہیں جو بے علم ہیں"

فَقَالَ عَلِيُّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هَذِهِ.
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- «إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ»⁶²۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل پسندیدہ نہیں ہے، اسی لئے بعض روایات میں صراحت کے ساتھ یہ ذکر ہے کہ حضور ﷺ نے بنی ہاشم کو اس عمل سے منع فرمایا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَبْدًا مَأْمُورًا مَا اخْتَصَنَّا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ أَمَرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ

الطبعة الثالثة ، 1407 - 1987 تحقيق : د. مصطفى ديب البغا أستاذ الحديث وعلومه في كلية

الشرعية - جامعة دمشق عدد الأجزاء : 6 مع الكتاب : تعليق د. مصطفى ديب البغا

⁶¹- سنن أبي داود ج 2 ص 331 حدیث نمبر : 2567 المؤلف : أبو داود سليمان بن الأشعث

السجستاني الناشر : دار الكتاب العربي - بيروت عدد الأجزاء : 4

⁶²-حوالہ بالا۔

الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا تَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا تُنْزِيَ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ. وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ⁶³

یہ روایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حوالے سے بھی منقول ہے⁶⁴۔

انہی روایات کی بنیاد پر بعض علماء نے مثلاً علامہ طیبی وغیرہ نے اس عمل کو ناجائز یا مکروہ کہا ہے، یہ حضرات اس طریق اختلاط کو قطع نسل کے مترادف قرار دیتے ہیں۔۔۔۔۔ علاوہ یہ اعلیٰ کو ادنیٰ سے تبدیل کرنا بھی ہے⁶⁵۔

لیکن امام طحاویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ حدیث کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ممانعت صرف بنی ہاشم کے لئے تھی، دوسروں کے لئے نہیں، اور بنی ہاشم کے لئے بھی یہ ممانعت بقول حضرت عبداللہ بن حسنؓ اس علت کی بنا پر تھی، کہ بنی ہاشم میں گھوڑوں کی تعداد کم تھی اور اس عمل سے یہ تعداد مزید کم ہو جاتی، جب کہ جہاد اور تیز رفتار سفر کے لئے گھوڑوں کی زیادہ ضرورت تھی، اس طرح گویا بنی ہاشم کے لئے بھی یہ ممانعت دائمی نہیں تھی۔۔۔۔۔ ورنہ نخر اگر ایسا ہی شجر ممنوعہ ہوتا تو خود رسول اللہ ﷺ اس کی سواری قبول نہ فرماتے:

⁶³ - سنن الترمذی ج 6 ص 486 حدیث نمبر : 1802 المؤلف : محمد بن عیسیٰ بن سَورَة بن

موسیٰ بن الضحاک، الترمذی، أبو عیسیٰ مصدر الكتاب : موقع وزارة الأوقاف المصرية

⁶⁴ - مسند الإمام أحمد بن حنبل ج 1 ص 132 حدیث نمبر : 1108 المؤلف : أحمد بن حنبل أبو

عبدالله الشیبانی الناشر : مؤسسة قرطبة - القاهرة عدد الأجزاء : 6

الأحادیث مذيلة بأحكام شعيب الأرناؤوط عليها

⁶⁵ - مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح ج 12 ص 29 المؤلف : الملا علي القاري ، علي بن

سلطان محمد (المتوفى : 1014هـ)

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَمَا مَعْنَى اخْتِصَاصِ النَّبِيِّ ﷺ بِبَنِي هَاشِمٍ بِالنَّهْيِ
عَنْ إِنْزَاءِ الْحَمِيرِ عَلَى الْخَيْلِ ؟ قِيلَ لَهُ : لِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
دَاوُدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُرْجِيُّ ، هُوَ ابْنُ رَجَاءَ ،
قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو جَهْضَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : مَا اخْتَصَصْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا بِثَلَاثٍ :
أَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ ، وَأَنْ نُسَبِّحَ الْوُضُوءَ ، وَأَنْ لَا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلَى
فَرَسٍ . قَالَ : فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَسَنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ،
فَحَدَّثَنِي ، فَقَالَ : صَدَقَ ، كَانَتْ الْخَيْلُ قَلِيلَةً فِي بَنِي هَاشِمٍ فَأَحَبَّ أَنْ
تَكْثُرَ فِيهِمْ . فَبَيْنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ - بِتَفْسِيرِهِ هَذَا - الْمَعْنَى
الَّذِي لَهُ اخْتَصَصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا تَنْزُوا الْحِمَارَ عَلَى
فَرَسٍ ، وَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِلتَّحْرِيمِ ، وَإِنَّمَا كَانَتْ الْعِلَّةُ ، قِلَّةُ الْخَيْلِ فِيهِمْ ،
فَإِذَا ارْتَفَعَتْ تِلْكَ الْعِلَّةُ ، وَكَثُرَتْ الْخَيْلُ فِي أَيْدِيهِمْ ، صَارُوا فِي
ذَلِكَ كَغَيْرِهِمْ . وَفِي اخْتِصَاصِ النَّبِيِّ ﷺ بِالنَّهْيِ عَنْ ذَلِكَ ، دَلِيلٌ عَلَى
إِبَاحَتِهِ إِيَّاهُ لغيرِهِمْ . وَلَمَّا كَانَ زَيْدٌ قَدْ جَعَلَ فِي ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ ، مَا
ذَكَرْنَا مِنَ الثَّوَابِ وَالْأَجْرِ ، وَسُئِلَ عَنْ ارْتِبَاطِ الْحَمِيرِ ، فَلَمْ يَجْعَلْ
فِي ارْتِبَاطِهَا شَيْئًا ، وَالْبِغَالُ الَّتِي هِيَ خِلَافُ الْخَيْلِ مِثْلُهَا - كَانَ مِنْ
تَرْكِ أَنْ تُنْتَجَ مَا فِي ارْتِبَاطِهِ وَكَسْبِهِ ثَوَابٌ ، وَأُنْتَجَ مَا لَا ثَوَابَ فِي
ارْتِبَاطِهِ وَكَسْبِهِ ، مِنَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ . فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا ، إِبَاحَةَ
نَتِجِ الْبِغَالِ لِبَنِي هَاشِمٍ ، وَغَيْرِهِمْ ، وَإِنْ كَانَ إِنْتَاجُ الْخَيْلِ أَفْضَلَ مِنْ

ذَلِكَ , وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ , وَأَبِي يُوسُفَ , وَمُحَمَّدٍ , رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ⁶⁶

اس لئے اس کے جواز کا انکار کرنا مشکل ہے، زیادہ سے زیادہ اس کو مکروہ تنزیہی کہا جاسکتا ہے، اس لئے کہ مذکورہ بالا روایت میں حضور ﷺ نے اس عمل کو لاعلمی پر مبنی قرار دیا ہے، حنفیہ کا نقطہ نظر یہی ہے:

ولعلّ علماءنا حملوه على كراهة التنزيه وجوزوه⁶⁷۔

دوسری کتابوں میں جواز کی صراحت موجود ہے، مجمع الانہر میں ہے:

و يجوز إنزاء الحمير على الخيل إذ لو كان هذا الفعل حراما لما ركب النبي عليه الصلاة والسلام البغلة لما فيه من فتح بابہ⁶⁸۔

کراہت تنزیہی خلاف اولیٰ کے ہم معنی ہوتی ہے، اگر اس کو جائز اغراض و مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے تو یہ کراہت بھی باقی نہ رہے گی، یا جن وجوہات

⁶⁶ - معاني الآثار ج 7 ص 63 شرح معاني الآثار ج 4 ص 321 المؤلف : أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي (المتوفى : 321هـ) ⁶⁷ - شرح الوقاية ج 5 ص 270 علي بن سلطان محمد القاري الحنفي الحنفي اسم المتن وقاية الرواية في مسائل الهداية في الفقه الحنفي لبرهان الشريعة محمود بن صدر الشريعة الأول الخولي الحنفي۔

⁶⁸ - مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر ج 4 ص 224 عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكلبي المدعو بشيخي زاده سنة الولادة / سنة الوفاة 1078هـ تحقيق خرح آياته وأحاديثه خليل عمران المنصور الناشر دار الكتب العلمية سنة النشر 1419هـ - 1998م مكان النشر لبنان/ بيروت عدد الأجزاء 4 وكذا في الدر وحاشية ابن عابدين 5 / 249 ط بولاق الأولى .

کی بنا پر اس کو ناپسند کیا گیا ہے وہ موجود نہ رہیں تو بھی کراہت صادق نہ آئے گی۔

جانوروں کا اختلاط کبھی موجب عیب بھی ہوتا ہے

سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ آج کے دور میں مختلف الجنس جانوروں کے اختلاط کا اہم مقصد زیادہ سے زیادہ دودھ یا گوشت والی نسل کا حصول ہے، اور یہ کوئی غلط مقصد نہیں ہے، اس لئے اگر یہ اطمینان ہو کہ اس سے حاصل ہونے والا دودھ یا گوشت یا نسل منفی اثرات سے پاک ہے، تو حنفیہ کے اصول پر اس میں کوئی مضائقہ معلوم نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

در اصل مختلف الجنس جانوروں کا اختلاط ایک خلاف فطرت عمل ہے اسی لئے عہد قدیم سے ہی علماء کو اس سلسلے میں خدشات رہے ہیں کہ بالعموم دو جنسوں کے اختلاط سے پیدا ہونے والی نسل میں طبعی خباثت اور بہت سے عیوب و نقائص پیدا ہو جاتے ہیں، علامہ خطابیؒ رقمطراز ہیں:

ولئلا یکون منه الحيوان المركب من نوعين مختلفين ، فإن أكثر المركبات المتولدة بين جنسين من الحيوان أحيث طبعاً من أصولها التي تتولد منها وأشد شراسة كالسمع، و العسبار ونحوهما ، وكذلك البغل لما يعتریه من الشماس والحران والعضاض ، ونحوها من العيوب والآفات⁶⁹۔

⁶⁹ - معالم السنن 2 / 251 ، 252 وهو شرح سنن أبي داود المؤلف : أبو سليمان

أحمد بن محمد الخطابي البستي (288 هـ) ط محمد راغب الطباخ سنة 1351 هـ .

جانوروں میں بچے ماں کے تابع ہوتے ہیں

☆ مسئلے کا دوسرا جزویہ ہے کہ اگر اختلاط میں ایک جانور حلال ہو اور

دوسرا حرام، تو اس سے پیدا ہونے والے بچوں پر شرعاً کیا اثر مرتب ہوگا؟

اس معاملے میں فقہاء حنفیہ اور مالکیہ کا اتفاق ہے کہ جانوروں میں اصل

اعتبار ماں کا ہے، حکم شرعی ماں کے تابع ہوگا، یعنی ماں اگر حلال جانور ہے تو پیدا

ہونے والا بچہ بھی حلال ہوگا، اور ماں حرام ہے تو بچہ بھی حرام قرار پائے گا، اسی

طرح پالتو مادہ جانور کے شکم سے پیدا ہونے والا بچہ پالتو ہوگا، اور جنگلی جانور کے پیٹ

سے جنم لینے والا بچہ جنگلی، اس لئے کہ نر جانور سے صرف نطفہ نکلتا ہے اور مادہ کے

جسم میں اس نطفہ کا قلب ماہیت ہو جاتا ہے اور ایک عرصہ تک ماں کے پیٹ میں

رہ کر نئے وجود میں تبدیل ہو جاتا ہے کتب فقہیہ میں اس کی صراحتیں موجود ہیں

، شامی لکھتے ہیں:

والمولود بین الأهل والوحشی یتبع الأم ؛ لأنها الأصل فی

التبعیة، حتی إذا نزا الذئب علی الشاة یضحی بالولد----- لأنها الأصل

فی الولد لانفصاله منها-----، ولا ینفصل من الأب إلا ماء مهینا

، ولهذا یتبعها فی الرق والحریة ، وإنما أضيف الآدمی إلى أبیه تشریفاً له

، وصیانة له عن الضیاع ، وإلا فالأصل إضافته إلى الأم کما فی

البدائع----- نتیجة الأهل والوحشی تلحق بالأم علی المرضی ومثله

نتیجة الحرم مع المباح یا أخی فاعلم هذا هو المشهور بین العلما

والحظر في هذا حكمه فاعلما----- قال في البدائع : فلو نزا ثور وحشي على بقرة أهلية فولدت ولدا يضحى به دون العكس لأنه ينفصل عن الأم وهو حيوان متقوم تتعلق به الأحكام ، ومن الأب ماء مهين ولذا يتبع الأم في الرق والحرية⁷⁰

اس لئے جرسی گائے گو کہ خنزیر کے اختلاط سے پیدا ہوئی ہو لیکن گائے کے شکم سے پیدا ہونے کی بنا پر اس پر گائے کا حکم عائد ہوگا، مجمع الانہر میں ہے:

والمولود بين الأهلي والوحشي يتبع الأم لأنها هي الأصل في التبعية فيجوز بالبغل الذي أمه بقرة وبالظبي الذي أمه شاة⁷¹

شوقیہ جانور کو پنجرہ میں رکھنا

(۴) زینت کے طور پر بعض جانور پنجرے میں رکھے جاتے ہیں، جیسے پرندے ہرن وغیرہ ان کو کھانا مقصود نہیں ہوتا اور نہ ان کی تجارت مقصود ہوتی ہے:

فقہی عبارات و جزئیات کی روشنی میں چند شرائط کے ساتھ اس کا جواز

⁷⁰- رد اختار علی "الدر المختار : شرح تنویر الابصار" ج 2 ص 169 المؤلف : ابن عابدین ، محمد آمین بن عمر (المتوفی : 1252ھ) ج 26 ص 240.

⁷¹- مجمع الأثر فی شرح ملتقى الأبحر ج 4 ص 171 عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكلبيولي المدعو بشيخي زاده سنة الولادة / سنة الوفاة 1078ھ تحقيق خرح آياته وأحاديثه خليل عمران المنصور الناشر دار الكتب العلمية سنة النشر 1419ھ - 1998م مكان النشر لبنان/ بيروت عدد الأجزاء 4 ، كذا في الهداية شرح بداية المبتدي ج 4 ص 75 أبي الحسن علي بن أبي بكر بن عبد الجليل الرشدي المرغاني سنة الولادة 511ھ/ سنة الوفاة 593ھ الناشر المكتبة الإسلامية .

معلوم ہوتا ہے:

☆ وہ موذی جانور کے قبیل سے نہ ہوں۔

☆ ان کے کھانے پینے اور حقوق زندگی کی ادائیگی میں کوتاہی نہ برتی

جائے۔

☆ نیز ان کو اپنے حدود ملکیت میں رکھا جائے۔

وَفِي أَصْحَابِ النَّوَازِلِ رَجُلٌ لَهُ كِلَابٌ لَا يَحْتَاجُ إِلَيْهَا وَلَجِيرَانِهِ فِيهَا ضَرَرٌ فَإِنْ أَمْسَكَهَا فِي مَلِكِهِ فَلَيْسَ لَجِيرَانِهِ مَنَعُهُ وَإِنْ أَرْسَلَهَا فِي السَّكَّةِ فَلَهُمْ مَنَعُهُ فَإِنْ أَمْتَنَعَ وَإِلَّا رَفَعُوهُ إِلَى الْقَاضِي أَوْ إِلَى صَاحِبِ الْحِسْبَةِ حَتَّى يَمْنَعَهُ عَنْ ذَلِكَ وَكَذَلِكَ مَنْ أَمْسَكَ دَجَاجَةً أَوْ جَحْشًا أَوْ عُجُولًا فِي الرُّسْتَقِ فَهُوَ عَلَى هَذَيْنِ الْوَجْهَيْنِ كَذًا فِي الْمُحِيطِ.⁷²

البتہ محض شوقیہ یا فخر و نمائش کے لئے جانوروں کو محبوس رکھنا خلاف اولیٰ

ہے، احادیث میں اس کی مذمت وارد ہوئی ہے، ارشاد نبوی ہے:

وَمَنْ ارْتَبَطَهَا تَغْنِيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسِ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا

وَضَهَّوْرَهَا كَانَتْ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ وَمَنْ ارْتَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنَوَاءً

⁷²-- الفتاوى الهندية في مذهب الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان ج 1 ص 166 الشيخ نظام

وجامعة من علماء الهند سنة الولادة / سنة الوفاة تحقيق الناشر دار الفكر سنة النشر 1411هـ -

1991م مكان النشر عدد الأجزاء 6 .

علی المسلمین کانت له بورا یوم القيامة⁷³

موذی جانوروں کو شوقیہ قید رکھنا

(۵) موذی جانوروں مثلاً خونخوار کتا، شیر اور سانپ وغیرہ کو صرف جائز مقاصد (مثلاً چور وغیرہ سے تحفظ یا شکار وغیرہ) کے لئے قید رکھا جاسکتا ہے، محض شوق یا فخر و نمائش کے جذبات کی تسکین کے لئے ان کو بند رکھنا درست نہیں ہے:

☆ اس لئے کہ ان میں مضرت غالب ہے، خدا نخواستہ اگر کبھی یہ بے

قابو ہو جائیں تو بہت سی انسانی اور حیوانی جانوں کا نقصان ہو سکتا ہے:

وَفِي الْجَنَاسِ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَتَّخِذَ كَلْبًا لِأَنَّ يَخَافَ مِنَ اللَّصُوصِ
أَوْ غَيْرِهِمْ وَكَذَا الْأَسَدُ وَالْفَهْدُ وَالضَّبُعُ وَجَمِيعُ السَّبَاعِ وَهَذَا قِيَاسُ
قَوْلِ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ⁷⁴.

☆ نیز بے شمار روایات میں موذی جانوروں کو رکھنے اور پالنے کے بجائے قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے، بلکہ بعض روایات میں قدرت کے باوجود ان کو قتل نہ کرنے پر سخت نکیر بھی آئی ہے:

⁷³ - شرح معانی الآثار ج 3 ص 273 حدیث نمبر : 4937 المؤلف : أحمد بن محمد بن سلامة بن

عبد الملك بن سلمة أبو جعفر الطحاوي الناشر : دار الكتب العلمية - بيروت

الطبعة الأولى ، 1399 تحقيق : محمد زهري التجار عدد الأجزاء : 4

⁷⁴ - الفتاوى الهندية في مذهب الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان ج 1 ص 166 الشيخ نظام وجماعة

من علماء الهند سنة الولادة / سنة الوفاة تحقيق الناشر دار الفكر سنة النشر 1411هـ - 1991م

مكان النشر عدد الأجزاء 6 .

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ:

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم يقول من قتل حية
فكأنما قتل رجلا مشركا ⁷⁵

کنز العمال سے اس مضمون کی چند روایات نقل کی جاتی ہیں:

☆ - من قتل حية أو عقربا فكأنما قتل كافرا . "خط - عن
ابن مسعود".

39996- من قتل حية فله سبع حسنات، ومن قتل وزغة فله حسنة
."حم، حب - عن ابن مسعود".

39997- خلق الإنسان والحية سواء، إن رآها أفرعته، وإن لدغته
أوجعته، فاقتلوا حيث وجدتموها . "الطيالسي - عن ابن عباس".

40002- من رأى حية فلم يقتلها مخافة طلبها فليس منا . "طب -
عن أبي ليلى".

40003- اقتلوا الحية والعقرب وإن كنتم في الصلاة . "طب - عن
ابن عباس".

40004- اقتلوا الحيات كلهن، فمن خاف ثأرهن فليس مني . "د،
ن - عن ابن مسعود؛ طب وابن جرير - عن عثمان بن أبي العاص".

⁷⁵- مسند الإمام أحمد بن حنبل ج 1 ص 394 حدیث نمبر : 3746 المؤلف : أحمد بن حنبل أبو

عبدالله الشيباني الناشر : مؤسسة قرطبة - القاهرة عدد الأجزاء : 6 الأحاديث مذيلة بأحكام شعيب
الأرنؤوط عليها .

40005- اقتلوا الحية، اقتلوا ذا الطفتين والأبتر، فإنهما يطمسان البصر ويستسقطان الجبل. "حم، ق، د، هـ، ت - عن ابن عمر".

40009- اقتلوا الحيات، فإننا لم نسالهن منذ حاربناهن. "طب عن ابن عمر".

40010- اقتلوا الحيات، صغيرها وكبيرها، أسودها وأبيضها فإن من قتلها من أمي كانت له فداء من النار، ومن قتلته كان شهيدا. "طب - عن سراء بنت نيهان".

40011- الكلب الأسود البهيم شيطان. "حم - عن عائشة".

40015- لعن الله العقرب! ما تدع نبيا ولا غيره إلا لدغتهم. "هب - عن علي".

40016- من قتل وزغا كفر الله عنه سبع خطيئات. "طس عن ابن عباس".

40018- اقتلوا الوزغ ولو في جوف الكعبة. "طب - عن ابن عباس".

40028- اقتلوا العقرب والحية على كل حال. "عب - عن الحسن مرسل".

40032- من قتل حية فكأنما قتل كافرا من أهل الحرب، ومن قتل زنبورا كتبت له ثلاث حسنات ومحى عنه مثلها سيئات، ومن قتل عقربا كتبت له سبع حسنات ومحى عنه مثلها سيئات. "الدليمي -

عن ابن مسعود".

40033- الحيات ما سالمناهن منذ حاربناهن، فمن ترك شيئا من

خيفتهن فليس منا. "حم - عن أبي هريرة" 1

40040- لولا أن الكلاب أمة من الأمم لأمرت بقتل كل أسود

بهم، فاقتلوا المعينة من الكلاب فإنها الملعونة من الجن. "طب - عن

ابن عباس".

40043- إن شر هذه السباع الأثعل. "دو؟ ابن سعيد - عن سالم

بن وابصة".

40044- ألا إن شر هذه السباع الأثعل - يعني الثعالب.⁷⁶

☆ علاوہ کتاب وغیرہ پالنے کی احادیث میں سخت ممانعت آئی ہے، کہ اس

سے نیکیاں گھٹ جاتی ہیں، اور ملائکہ رحمت کی آمد رک جاتی ہے، فرمان نبوی ہے:

(من اقتنى كلبا لا يغني عنه زرعاً ولا ضرعاً نقص من عمله كل

يوم قبراً)⁷⁷

⁷⁶- كثر العمال في سنن الأقوال والأفعال ج 15 ص 51 المؤلف : علاء الدين علي بن حسام

الدين المتقي الهندي البرهان فوري (المتوفى : 975هـ) المحقق : بكرى حياني - صفوة السقا الناشر :

مؤسسة الرسالة الطبعة : الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م مصدر الكتاب : موقع مكتبة المدينة

الرقمية

⁷⁷- الجامع الصحيح المختصر ج 3 ص 1207 حدیث نمبر : 3147 المؤلف : محمد بن إسماعيل

أبو عبد الله البخاري الجعفي الناشر : دار ابن كثير ، اليمامة - بيروت

الطبعة الثالثة ، 1407 - 1987 تحقيق : د. مصطفى ديب البغا أستاذ الحديث وعلومه في كلية

الشريعة - جامعة دمشق عدد الأجزاء : 6 مع الكتاب : تعليق د. مصطفى ديب البغا

☆ أبو طلحة يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

يقول (لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة تماثيل)⁷⁸

جانوروں پر میڈیکل تجربات

(۶) جانوروں پر میڈیکل تجربات بھی کئے جاتے ہیں، پہلے انہیں ایسے

انجکشن لگائے جاتے ہیں یا دوائیں دی جاتی ہیں، کہ وہ بیمار ہوں اور پھر ان کے علاج کے لئے امکانی دواؤں کا تجربہ کیا جاتا ہے، کیا اس طرح کے تجربات درست ہونگے؟

اللہ پاک نے جانوروں کو انسان کی ضرورت اور نفع کے لئے پیدا کیا ہے، انسان کی غذائی اور دیگر ضروریات کے لئے جب جانوروں کی جان تک لینے کی اجازت دی گئی ہے، تو طبی ضروریات کے لئے محض جزوی نقصان کی گنجائش کیوں نہ ہوگی، جیسا کہ بعض مواقع پر مخصوص مصالح کے تحت فقہاء نے جانوروں کے جسم پر (چہرہ چھوڑ کر) آگ سے داغنے کی اجازت دی ہے:

ولأن السمّة وإن كان فيها إيلام الحيوان ففيها منفعة

للمسلمين⁷⁹

⁷⁸ - الجامع الصحيح المختصر ج 3 ص 1179 حدیث نمبر : 3053 المؤلف : محمد بن إسماعيل

أبو عبد الله البخاري الجعفي الناشر : دار ابن كثير ، اليمامة - بيروت

الطبعة الثالثة ، 1407 - 1987 تحقيق : د. مصطفى ديب البغا أستاذ الحديث وعلومه في كلية

الشریعة - جامعة دمشق عدد الأجزاء : 6 مع الكتاب : تعليق د. مصطفى ديب البغا

⁷⁹ - شرح السير الكبير ج 5 ص 217 .

فأما كي البهائم فقد كرهه بعض المشايخ، وبعضهم جوزوه؛ لأن فيه منفعة ظاهرة فإنها علامة، وعن رسول الله صلى الله عليه وسلم : أنه نهي عن كي الحيوان على الوجه، فهذا يشير إلى جوازه على غير الوجه⁸⁰

قرطبی کہتے ہیں کہ اس میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں ہے:

وهذه الأحاديث كلها تدلُّ على جواز كي الحيوان لمصلحة

العلامة في كل الأعضاء إلا في الوجه. وهو مستثنى من

تعذيب الحيوان بالنار؛ لأجل المصلحة الرَّاجحة. وإذا كان كذلك، فينبني

أن يقتصر منه على الخفيف الذي يحصل به المقصود ،

ولا يبالغ في التعذيب ، ولا التشويه . وهذا لا يختلف فيه الفقهاء إن

شاء الله تعالى⁸¹

طبی تحقیقات اور میڈیکل تجربات بھی انسانی ضروریات میں شامل ہیں

، انسان کے نظام صحت کی بنیاد ان پر ہے، اس لئے طبی مقاصد کے لئے جانوروں کا

استعمال درست ہے، یہ تعذیب بلا فائدہ نہیں ہے، بالخصوص ایسی صورت میں جب

کہ نقصان کی تلافی کا بھی انتظام موجود ہو، جانوروں کو ایسی تکلیف پہونچانا جس میں

⁸⁰:- المحيط البرهاني ج 5 ص 244 المؤلف : محمود بن أحمد بن الصدر الشهيد النجاري

برهان الدين مازہ اخفق : الناشر : دار إحياء التراث العربي الطبعة : عدد الأجزاء : 11 -

⁸¹ - المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم ج 17 ص 114 المؤلف / الشيخ الفقيه الإمام ،

العالم العامل ، احدث الحافظ ، بقیة السلف ، أبو العباس أحمد بن الشيخ المرحوم الفقيه أبي حفص

عمر بن إبراهيم الحافظ ، الأنصاري القرطبي ، رحمه الله وغفر له

خود اس کا نفع ہو یا عام انسانوں کا ناجائز نہیں ہے،-----

وإيصال الألم إلى الحيوان لمصلحة تعود إليه جائز كالختان
والحجامة وبط القرحة⁸²

خصی کرنے کے مسئلہ سے استیناس

☆ اس کی ایک نظیر جانوروں کو خصی کرنے کا مسئلہ ہے، خصی کرنے سے جانور کو ضرر پہنچتا ہے، بلکہ اس کا ایک عضو معطل ہو کر رہ جاتا ہے، اور اس کا سلسلہ نسل بھی منقطع ہو جاتا ہے لیکن اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ عام لوگ اس کی شہوانی شرارتوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں، نیز خصی شدہ جانور کا گوشت لذیذ اور لطیف ہوتا ہے، اسی لئے فقہاء نے بوقت ضرورت (حصول منفعت یا دفع ضرر کے لئے) گھوڑا کے علاوہ دیگر جانوروں کو خصی کرنے کی اجازت دی ہے:

ويجوز إخصاء البهائم منفعة للناس لأن لحم الخصي أطيب⁸³

فأما إخصاء الفرس فقد ذكر شمس الأئمة الحلواني في
«شرحہ»: أنه لا بأس به عند أصحابنا، وذكر شيخ الإسلام في

⁸² - الاختيار لتعليل المختار ج 4 ص 179 المؤلف : عبد الله بن محمود بن مودود الموصلي الحنفي

دار النشر : دار الكتب العلمية - بيروت / لبنان - 1426 هـ - 2005 م

الطبعة : الثالثة تحقيق : عبد اللطيف محمد عبد الرحمن عدد الأجزاء / 5 -

⁸³ - مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر ج 4 ص 224 عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكلبي

المدعو بشيخي زاده سنة الولادة / سنة الوفاة 1078هـ تحقيق خرح آياته وأحاديثه خليل عمران

المصور الناشر دار الكتب العلمية سنة النشر 1419هـ - 1998م مكان النشر لبنان/ بيروت عدد

الأجزاء 4

«شرحہ»: اُنہ حرام، وقد صح عن عمر رضي الله عنه: اُنہ فہی عن إخصاء الفرس، وأما غيره من البهائم فلا بأس به إذا كان فيه منفعة، وإذا لم يكن فيه منفعة فهو حرام، وفي أضحية «النوازل» في إخصاء السنور إنه لا بأس به إذا كان فيه منفعة أو دفع ضرره. وفي «الواقعات»: لا بأس بإخصاء البهائم إن كان يراد به إصلاح البهائم⁸⁴.

طبی اغراض کے لئے جانور کو بے ہوش کر کے اس کا عضو نکالنا

(۷) جانوروں سے انتفاع کی ایک صورت یہ ہے کہ دواؤں کے لئے زندہ جانور کو بے ہوش کر کے اس کے کسی عضو کو نکال لیا جائے یا آپریشن کر کے اس کی جگہ پر کوئی دوسرا مصنوعی آلہ رکھ دیا جائے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، بشرطیکہ یہ جانور کی معذوری یا ناقابل بردشت اذیت کا باعث نہ بنے۔۔۔۔۔ اس وقت یہ اس معروف مثلہ سے مختلف ہو گا جس میں زندہ جانور کے اعضاء کاٹ لئے جاتے ہیں جس کی احادیث میں ممانعت آئی ہے، اس کا تذکرہ ماقبل میں جانوروں کے حقوق کے ضمن میں آچکا ہے، علامہ قرطبی^۲ رقمطراز ہیں:

وهو مستثنى من تعذيب الحيوان بالنار؛ لأجل المصلحة الرَّاجحة. وإذا كان كذلك، فينبني أن يقتصر منه على الخفيف الذي

يحصل به المقصود، ولا يبالغ في التعذيب، ولا التشويه. وهذا لا يختلف فيه الفقهاء إن شاء الله تعالى⁸⁵

بصورت دیگر ضروری ہوگا کہ جانور کو ذبح کرنے کے بعد ہی اس کے اجزاء سے طبی استفادہ کیا جائے، اور تکلیف دہ زندگی میں جانور کو مبتلا نہ کیا جائے، فقہاء نے تعلیمی اغراض کے لئے جانور کا جسم استعمال کرنے کی اجازت دی ہے لیکن زندہ جانور کا نہیں بلکہ مذبوح جانور کا:

وَيُكْرَهُ تَعْلِيمُ الْبَازِي بِالصَّيْدِ الْحَيِّ يَأْخُذُهُ وَيُعَذِّبُهُ وَلَا بِأَسِّ بَآنٍ يُعَلِّمُ بِالْمَذْبُوحِ كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرْحَسِيِّ⁸⁶

☆ ویکرہ تعلیم البازی وغیرہ من الجوارح بالطیر الحي يأخذه

فیعذبه، ولا بأس بتعليمه بالمذبوح⁸⁷

⁸⁵-المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم ج 17 ص 114 المؤلف / الشيخ الفقيه الإمام ، العالم العامل ، احدثُ الحافظ ، بقیة السلف ، أبو العباس أحمد بنُ الشيخ المرحوم الفقيه أبي حفص عمر بن إبراهيم الحافظ ، الأنصاريُّ القرطبيُّ ، رحمه الله۔

⁸⁶- الفتاوى الهندية في مذهب الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان ج 1 ص 166 الشيخ نظام وجماعة من علماء الهند سنة الولادة / سنة الوفاة تحقيق الناشر دار الفكر سنة النشر 1411هـ - 1991م مكان النشر عدد الأجزاء 6

⁸⁷- الاختيار لتعليل المختار ج 4 ص 179 المؤلف : عبد الله بن محمود بن مودود الموصلي الحنفي دار النشر : دار الكتب العلمية - بيروت / لبنان - 1426 هـ - 2005 م

الطبعة : الثالثة تحقيق : عبد اللطيف محمد عبد الرحمن عدد الأجزاء / 5 ، وكذا في تحفة الملوك (في فقه مذهب الإمام أبي حنيفة النعمان) ج 1 ص 241 محمد بن أبي بكر بن عبد القادر الرازي سنة الولادة 0/ سنة الوفاة 666 تحقيق د. عبد الله نذير أحمد الناشر دار البشائر الإسلامية سنة النشر 1417 مكان النشر بيروت عدد الأجزاء 1

قانونی طور پر ممنوع جانور کا شکار کرنا

(۸) بعض جانوروں کی نسلیں ختم ہوتی جا رہی ہیں، اور یہ بات ماحولیات کے لئے نقصان کا باعث بن رہی ہے، اس کی وجہ سے حکومت کی طرف سے اس کے شکار پر پابندی لگادی گئی ہے، اسی طرح بعض جانوروں کو کوئی ملک یا کوئی ریاستی حکومت قومی جانور قرار دے دیتی ہے اور اس طرح کے جانوروں کے شکار کرنے اور ذبح کرنے کی ممانعت ہوتی ہے، یہ ممانعت شرعاً کس حد تک واجب العمل ہے؟ شریعت اسلامیہ میں انسانی مفادات یا دفع ضرر کے لئے جانوروں کا قتل جرم نہیں ہے، خاص طور پر فقہاء حنفیہ و مالکیہ کے نزدیک غذائی ضروریات کے علاوہ دیگر جائز مقاصد کے لئے بھی جانوروں کے قتل اور شکار کی اجازت ہے،⁸⁸ اصولی طور پر یہ جانوروں پر ظلم نہیں ہے بلکہ جائز مقامات پر ان کا صحیح استعمال ہے، اور یہ حق خود خالق کائنات نے انسانوں کو دیا ہے، ظاہر ہے کہ اس قانون اباحت کی موجودگی میں کسی جانور کے قتل کو اس کی نسل کشی قرار دینا بہت مشکل ہے، نسلوں کی حفاظت رب العالمین کے ذمہ ہے، اور کس نسل کو کب تک دنیا میں رہنا ہے؟ اور کس کی افادیت کس وقت تک کے لئے ہے؟ ان باتوں کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے، اس لئے قانون اباحت کی موجودگی میں نسلی تحفظ کے نام پر کسی

⁸⁸ - (الدر المختار بہامش رد المحتار 5 / 305 . جواہر الإکلیل 1 / 213 ،

والشرح الكبير مع حاشية الدسوقي عليه 2 / 108 .

جانور کے قتل و شکار کو ناجائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔

البتہ حکومت کی طرف سے مختلف مصالح کے تحت کسی مخصوص مقام پر کچھ مخصوص جانوروں کے قتل و شکار پر پابندی عائد کر دی جائے یا کسی جانور کو قومی جانور کا درجہ دے کر اس کے شکار کو ممنوع قرار دے دیا جائے، تو عام حالات میں اس قانون کی رعایت لازم ہوگی، اس لئے کہ:

☆ شریعت کی نگاہ میں حکومت کے جائز ضوابط کی خلاف ورزی گناہ ہے، اس لئے کہ یہ ملک کے معاہدہ شہریت کے خلاف ہے، مسلمان ہر حال میں اپنے عہد کا پابند ہوتا ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ فِيمَا وَافَقَ الْحَقَّ »⁸⁹

ترجمہ: موافق حق معاملات میں مسلمان شرائط کا پابند ہوتا ہے۔

فقہاء نے قومی اور بین الاقوامی بے شمار مسائل میں اس حدیث کو بنیاد بنایا

ہے⁹⁰۔

⁸⁹ - السنن الكبرى وفي ذيله الجوهر النقي ج ٧ ص ٢٣٩ حديث نمبر: ١٣٨٢١ المؤلف : أبو بكر أحمد

بن الحسين بن علي البيهقي مؤلف الجوهر النقي: علاء الدين علي بن عثمان المارديني الشهير بابن التركماني المحقق : الناشر : مجلس دائرة المعارف النظامية الكاتبة في الهند ببلدة حيدر آباد الطبعة : الطبعة : الأولى - 1344 هـ عدد الأجزاء : 10 - امام بخاری نے اس روایت کو ترجمہ الباب میں تعلیقاً نقل کیا ہے۔ صحیح بخاری ج ٢ ص ٤٩٣۔

⁹⁰ - بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ج ٣ ص ١٩٠ تأليف: علاء الدين أبو بكر بن مسعود

الكاساني الحنفي 587 هـ دار الكتب العلمية - بيروت - لبنان الطبعة الثانية 1406 هـ -

1986 م .

☆ علاوہ ازیں مسلمان کی عزت و حرمت کی حفاظت مقاصد دین بلکہ ضروریات ستہ (حفاظت دین، حفاظت جان، حفاظت مال، حفاظت عقل اور حفاظت آبرو و انساب) میں شامل ہے⁹¹۔

ملکی قوانین کی خلاف ورزی کی صورت میں اس کی عزت و آبرو خطرہ میں پڑ سکتی ہے، اس لئے بلا کسی عذر شرعی کے اس کو خطرہ میں ڈالنا درست نہیں ہے۔ اسلامی حکومتوں میں گھوڑے کو یلگونہ خصوصی جانور کا درجہ حاصل تھا

☆ نیز شریعت میں ایسی نظیریں موجود ہیں جن میں بعض مخصوص جانوروں کو خصوصی درجہ دے کر ان کے قتل یا خنسی کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی، اور اس کی وجہ یہی بتائی گئی کہ اس سے ان کی نسل کشی لازم آئے گی، جب کہ بعض بنیادی مقاصد کے تحت ان کا نسلی تحفظ و تکثیر ضروری ہے، اس کی ایک مثال گھوڑا ہے، جو پچھلے ادوار میں جہاد اور تیز رفتار سفر کا سب سے معتبر اور طاقتور ذریعہ مانا جاتا تھا، اسلامی حکومتوں میں گھوڑے کو خصوصی مقام حاصل تھا جس کو آج کی

⁹¹ - شرح مختصر الروضة ج ۳ ص ۲۰۹ المؤلف : سليمان بن عبد القوي بن الكريم الطوفي
الصرصري، أبو الربيع، نجم الدين (المتوفى : 716هـ) المحقق : عبد الله بن عبد الحسن التركي الناشر :
مؤسسة الرسالة الطبعة : الأولى ، 1407 هـ / 1987 م عدد الأجزاء : 3 ، - تيسير الوصول
إلى قواعد الأصول ومعاقد الفصول ج ۱ ص ۳۷۲ للإمام عبد المؤمن بن عبد الحق البغدادي
الحنبلي (658 — 739هـ) شرح : عبد الله بن صالح الفوزان المدرّس — سابقاً — بجامعة الإمام
محمد بن سعود الإسلامية فرع القصيم

مقدمة الطبعة الثانية «وهي الأولى لدار ابن الجوزي»

اصطلاح میں کہہ سکتے ہیں کہ یہ یک گونہ قومی جانور کا درجہ تھا اور فقہ اسلامی نے اس کی اہمیت تسلیم کرتے ہوئے اس کے نسلی تحفظ و تکثیر کے پیش نظر گھوڑے کے خصی کرنے پر پابندی عائد کر دی، تاکہ گھوڑے کی قوت تولید ختم نہ ہو جائے، اور اس کی نسل منقطع ہونے کا اندیشہ پیدا نہ ہو، جب کہ خصی کرنا قتل سے بدرجہا کم تر چیز ہے:

جَاز (خِصَاءُ الْبَهَائِمِ) حَتَّى الْهَرَّةِ. وَأَمَّا خِصَاءُ الْإِنْسَانِ فَحَرَامٌ،
قِيلَ وَالْفَرَسُ وَقِيدُوهُ بِالْمَنْفَعَةِ إِلَّا فَحَرَامٌ⁹²

(وَنَهَى) الْمَكْلَفُ (عَنْ خِصَاءِ الْخَيْلِ) نَهَى تَحْرِيمٌ لِأَنَّهَا
إِنَّمَا تُرَادُّ لِلرُّكُوبِ وَالْجِهَادِ عَلَيْهَا وَذَلِكَ يَنْقُصُ قُوَّتَهَا وَيَقْطَعُ نَسْلَهَا⁹³
وَفِي الْحَدِيثِ النَّهْيُ عَنْ خِصَاءِ الْخَيْلِ فَحُمِلَ عَلَى تَحْرِيمِهِ
لِتَنْقِصِهِ قُوَّتَهَا وَإِذْهَابِهِ نَسْلَهَا، وَهَذَا خِلَافُ قَوْلِهِ تَعَالَى { وَمِنْ رِبَاطِ
الْخَيْلِ تُرْهَبُونَ بِهِ عَدُوُّ اللَّهِ وَعَدُوُّكُمْ }⁹⁴

⁹²- الدر المختار ، شرح تنویر الأبصار فی فقہ مذهب الإمام أبی حنیفہ ج 5 ص 707 المؤلف : محمد ، علاء الدین بن علی الحصکفی (المتوفی : 1088ھ) مصدر الكتاب : موقع يعسوب [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

⁹³- الفواکه الدواني علی رسالة ابن أبی زید القيرواني ج 8 ص 408 المؤلف : أحمد بن غنیم النفراوي (المتوفی : 1126ھ)

⁹⁴- منح الجليل شرح مختصر خليل ج 6 ص 481 المؤلف : محمد بن أحمد عيش (المتوفی : 1299ھ)

وفي المقدمات يجوز خصاء الغنم دون الخيل ، لأن النبي & نهي عن خصاء الخيل وضحي بكبشين أملحين محبوبين لأن الغنم تراد للأكل وخصاؤها لا يمنع من ذلك وربما حسنه والخيل تراد للركوب والجهاد وهو ينقص قوتها ويقطع نسلها⁹⁵

مخصوص پس منظر میں بعض جانوروں کے قتل پر پابندی عائد کی جاسکتی ہے ☆ اسی طرح کتب فقہ میں ایسی مثالیں بھی ملتی ہیں کہ کبھی مخصوص پس منظر میں بعض جانوروں کے قتل پر پابندی عائد کر دی جاتی ہے

جب کہ فی الواقع ان کا قتل ناجائز نہیں ہوتا، لیکن بعض احوال و ظروف میں ان کے قتل سے اجتناب ناگزیر ہو جاتا ہے، مثلاً فقہ حنفی میں ایک جزئیہ ملتا ہے کہ دشمن کے علاقے میں سانپ اور بچھو دستیاب ہوں تو مسلمان ان سے اپنا بچاؤ تو کریں گے لیکن ان کو قتل نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ قتل سے سانپ اور بچھو کی نسل دشمن کے علاقے سے ختم ہو جائے گی، جو دشمن کو نفع پہونچانے کے مترادف ہو گا۔۔۔۔۔ حالانکہ سانپ اور بچھو وغیرہ کا قتل فی نفسہ جائز ہے:

إِذَا وَجَدُوا فِي دَارِ الْحَرْبِ عَقْرَبًا فَإِنَّهُمْ لَا يَقْتُلُونَهَا وَلَكِنْ يَنْزِعُونَ ذَنْبَهَا قَطْعًا لِلضَّرَرِ عَنْ أَنْفُسِهِمْ وَلَا يَقْتُلُونَهَا لِأَنَّ فِي قَتْلِهَا قَطْعَ الضَّرَرِ عَنِ الْكُفْرَةِ فَإِنَّهُ يَنْقُطِعُ نَسْلُهَا وَفِيهِ مَنَفَعَةٌ الْكُفَّارِ وَكَذَلِكَ إِنْ

⁹⁵-الذخيرة شهاب الدين أحمد بن إدريس القرافي ج 13 ص 286 تحقيق محمد حجي الناشر دار

الغرب سنة النشر 1994 مكان النشر بيروت عدد الأجزاء 14

وَجَدُوا حَيَّةً فِي رِحَالِهِمْ إِنَّ أَمْكَنَهُمْ نَزْعُ أَيْبَاهَا فَعَلُوا ذَلِكَ قَطْعًا
لِلضَّرَرِ عَنْ أَنْفُسِهِمْ وَلَا يَقْتُلُونَهَا لِأَنَّ فِيهِ قَطْعَ نَسْلِهَا وَفِيهِ مَنَفَعَةٌ
الْكَفَّارِ وَقَدْ أَمَرْنَا بِضَرَرِهِمْ⁹⁶

کسی خاص جانور کی مکمل نسل کشی کا منصوبہ درست نہیں

☆ بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی مخصوص جانور کی مکمل نسل
کشی کا منصوبہ بنانا درست نہیں ہے، یہ امر الہی سے بغاوت اور نظام کائنات میں فساد
برپا کے مترادف ہے، البتہ ان کے بعض افراد یا اصناف کا مصلحتاً یا ضرورتاً قتل اس
سے مختلف ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لَوْلَا أَنْ الْكِلَابِ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوا
مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَابْنِ رَافِعٍ وَ
أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ حَدِيثُ حَسَنِ
صَحِيحٌ⁹⁷

ترجمہ: اگر کتے امتوں میں سے ایک امت نہ ہوتے تو میں ان سب کے

⁹⁶- الفتاویٰ الہندیۃ فی مذهب الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان ج 1 ص 166 الشيخ نظام وجماعة
من علماء الهند سنة الولادة / سنة الوفاة تحقيق الناشر دار الفكر سنة النشر 1411ھ - 1991م
مكان النشر عدد الأجزاء 6

⁹⁷- الكتاب : الجامع الصحيح سنن الترمذي ج 4 ص 78 حدیث نمبر : 1486 المؤلف : محمد

بن عیسیٰ أبو عیسی الترمذي السلمي الناشر : دار إحياء التراث العربي - بيروت تحقيق : أحمد

محمد شاكر وآخرون عدد الأجزاء : 5 -

قتل کا حکم دیتا، البتہ ہر کالے بھجنگے کتے کو قتل کر ڈالو۔

کسی فرقہ کے یہاں مقدس مانے جانے والے جانور کو ذبح کرنا

(۹) اگر مسلمان مخلوط معاشرہ میں رہتے ہوں جہاں کوئی گروہ کسی خاص

جانور کو معبود اور مقدس مانتا ہو، اور اس کے ذبح کرنے سے اس کی دل آزاری ہوتی

ہو، اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی متاثر ہوتی ہو یا قانونا اس کے ذبح کرنے پر پابندی ہو تو

مسلمانوں کا رویہ اس سلسلے میں کیا ہونا چاہئے؟

☆ قانونی پابندی کی صورت کا حکم اوپر گزر چکا ہے کہ اس صورت میں

مجبوراً اس قانون پر عمل کرنا لازم ہوگا، لیکن یہ حکم ظاہراً ہے، قانونی بندش کی بنا پر

کوئی جائز چیز فی الواقع ناجائز نہیں ہو جاتی، اگر کوئی شخص قانون کی نگاہ سے بچ کر

ممنوعہ جانور کو ذبح کر لے، اور ہر اندیشے سے اپنے کو محفوظ رکھے تو اس کا عمل گو کہ

خلاف قانون ہے مگر ذبیحہ حلال رہے گا۔

☆ لیکن اگر حکومت کی طرف سے کوئی قانونی پابندی نہ ہو تو محض

دوسرے گروہ کی مذہبی رعایت میں دل آزاری کے خوف سے یا فرقہ وارانہ ہم

آہنگی کے نام پر اس جائز جانور کے ذبیحہ سے احتراز کا حکم دینا درست نہ ہوگا:

(الف) اس لئے کہ اس سے اس جانور کے مذہبی تقدس کو فروغ ملے گا

بلکہ بہت ممکن ہے کہ خود مسلمانوں کی نئی نسلیں اس ممانعت کو مذہبی حیثیت سے

دیکھنے لگیں، اور اس جانور کے لئے ان کے اندر بھی تقدس کا تصور پیدا ہونے لگے

اور مخلوط معاشرہ میں اس کا بہت زیادہ امکان ہے، ظاہر ہے کہ یہ فکر و عقیدہ کا بدترین نقصان ہو گا۔

(ب) نیز یہ اللہ پاک کے حلال کردہ چیز کو حرام کرنے کے بھی مترادف ہو گا، جس کی قرآن کریم میں ممانعت آئی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتٍ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ⁹⁸

ترجمہ: اے ایمان والو! ان پاک چیزوں کو حرام نہ کرو جن کو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا ہے اور حد سے تجاوز نہ کرو اللہ پاک حد سے آگے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔

اس آیت کے پس منظر میں جو واقعہ نقل کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ عہد نبوت میں ایک یا چند افراد نے ترک لحم، ترک نکاح، ترک نوم وغیرہ کا ارادہ کیا تھا، اور اس کو اپنی ذات تک ہی محدود رکھا تھا، نہ اس کی تشہیر کی تھی اور نہ دوسروں کو تشکیل کی، لیکن قرآن نے ان کو بھی تحریم حلال کے زمرہ میں داخل کیا اور اس طرح کے اعمال پر ممانعت عائد کر دی،⁹⁹

98 - المائدة: 87

99 - الجامع الصحيح المسمى صحيح مسلم ج ۲ ص ۱۲۹ حدیث نمبر: ۴۳۶۹ المؤلف: أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري المحقق: الناشر: دار الجليل بيروت + دار الأفق الجديدة - بيروت الطبعة: عدد الأجزاء: ثمانية أجزاء في أربع مجلدات، الدر المنثور في التاويل

دراصل کسی چیز کو جب انسان اپنے لئے حرام کر لیتا ہے، تو رفتہ رفتہ اس کی شاعت دل میں بسنے لگتی ہے، اور پھر اس سے متاثر ہو کر دوسرے لوگ یا کم از کم خود اس کی نسل اس شے کے ترک کو بہتر تصور کرنے لگتی ہے، جبکہ اللہ نے اس کو بہتر نہیں بتایا، اسی لئے قرآن نے مذکورہ بالا آیت کے ذریعہ اس کی جڑ کاٹ دی۔

باہمی ہم آہنگی کے لئے آج ایک جائز چیز کے ترک پر اتفاق رائے کر لیا جائے، یعنی جائز سمجھتے ہوئے اسے چھوڑ دیا جائے، لیکن آنے والی نسلیں اس عمل کو نظر یہ بنالیں گی، اور اس کو واقعہً ناجائز یا کم از کم ناپسندیدہ سمجھنے لگیں گی، یہ امت کا زبردست علمی اور قومی نقصان ہوگا، اور پھر اس کو جائز ثابت کرنے کے لئے مسلمانوں کو سخت جدوجہد کرنی ہوگی، بلاوجہ اس طرح کی آزمائش اپنے سر لینے کی کیا ضرورت ہے؟

مذکورہ بالا چیزیں (ترک لحم وغیرہ) گو کہ کسی خاص مذہب سے تعلق نہیں رکھتیں، لیکن بعض مذاہب میں یہ رہبانیت کی تہذیبی علامت سمجھی جاتی ہیں اور کسی قوم کی تہذیبی شناخت عملی طور پر مذہبی شعار کے درجہ میں ہوتی ہے، اسی لئے اسلام نے تشبہ سے جو ممانعت کی ہے اس میں مذہبی اور تہذیبی دونوں طرح کے امور داخل ہیں۔

☆ نیز اس سے تہذیبی موت کا اندیشہ ہے، کیونکہ جب کوئی قوم کسی دوسری قوم کے لئے یکطرفہ طور پر اپنی تہذیب چھوڑ دیتی ہے، تو آہستہ آہستہ اس کی تہذیبی غیرت اور قومی حسیت کمزور ہونے لگتی ہے اور اس کا نتیجہ موت کے سو اچھ نہیں ہے۔۔۔

☆ پھر اس کی کیا ضمانت ہے کہ معاملہ ایک ہی چیز کے ترک تک محدود رہے گا اور آئندہ کسی دوسری چیز کے ترک کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا؟۔۔۔۔ اس کے بعد کیا ہو گا ہر صاحب بصیرت شخص اس کا اندازہ کر سکتا ہے،۔۔۔۔ اپنی چیزوں سے دستبردار ہونے والی قوم کبھی زندہ تصور نہیں کی جاسکتی۔۔۔۔

☆ اسی لئے قرآن نے کفر سے اتفاق رائے یا ان سے بعض منافع کے حصول کے لئے یک طرفہ محبت کی پیشکش کو ممنوع قرار دیا ہے، کہ یہ کسی زندہ اور غیور قوم کے شایان شان نہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ¹⁰⁰

ترجمہ: اے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ، کہ ان کی طرف محبت کی پیشکش کرنے لگ جاؤ، جبکہ وہ تمہارے پاس موجود حقائق کو

تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔

☆ دراصل جس تھوڑے سے نفع (ہم آہنگی، یا وقتی فتنہ و فساد سے تحفظ وغیرہ) کے لئے محبت کی قربانی دی جاتی ہے، اس کے نتائج کس قدر سنگین ہو سکتے ہیں، اور آئندہ قوم و ملت کو اس سے کیا نقصانات پہنچ سکتے ہیں، وہ پیش نظر رکھنا ضروری ہے، فقہی ضابطہ ہے:

دفع المفساد مقدم علی جلب المصالح،¹⁰¹

ترجمہ: مفساد کو دور کرنا مصالح کے حصول سے مقدم ہے۔

اس مضمون کے متعدد فقہی ضابطے کتب اصول فقہ میں موجود ہیں۔

ذبیحہ گاؤ کا مسئلہ

☆ اس کی ایک مثال گائے کا ذبیحہ ہے، حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے امداد الفتاویٰ میں ذبیحہ گاؤ سے دستبرداری کے مسئلے پر متعدد علماء و فقہاء عصر کے جو مباحث پیش کئے ہیں، ان سے بھی اس مسئلہ پر روشنی پڑتی ہے:

¹⁰¹ - البحر المحیط فی أصول الفقہ ج ۴ ص ۱۹۹ المؤلف: بدر الدین محمد بن عبد اللہ بن بھادر

الزركشي (المتوفى: 794ھ) المحقق: محمد محمد تاجر الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان

الطبعة: الطبعة الأولى، 1421ھ / 2000م، الإجماع - السبكي [ج ۳ ص ۶۵ الكتاب: الإجماع

في شرح المنهاج على منهاج الوصول إلى علم الأصول للبيضاوي المؤلف: علي بن عبد الكافي

السبكي الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت الطبعة الأولى، 1404 تحقيق: جماعة من العلماء

عدد الأجزاء: 3

گائے کا ذبیحہ اسلام میں واجب نہیں، جائز ہے، قرآن کریم اور احادیث صحیحہ دونوں سے اس کا جواز ثابت ہے، قرآن میں حرام و حلال جانوروں کی تفصیلات کے لئے پوری سورہ الانعام موجود ہے، اور اس میں اونٹ اور گائے کو بھی بالتصریح حلال جانوروں میں شمار کیا گیا ہے۔

وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ¹⁰²

قرآن نے ان دونوں جانوروں کا نام خاص طور پر اس لئے لیا کہ اونٹ یہود کے یہاں حرام تھا، اسی طرح بنی اسرائیل کے ایک طبقہ نے گائے کا مجسمہ بنا کر تعلیمات یہود سے ہٹ کر اس کی پرستش شروع کر دی تھی، اس طرح اس کے ایک گونہ تقدس کا احساس لوگوں میں پیدا ہو گیا تھا، جس کا تذکرہ قرآن پاک میں موجود ہے¹⁰³: مفسرین نے لکھا ہے کہ سامری نے گائے کے بچہ کا بت بنایا تھا¹⁰⁴

قرآن نے ان دونوں جانوروں کو حلال کر کے ان کی حرمت بھی ختم کی اور تقدس کا طلسم بھی چاک کر دیا۔

نیز احادیث صحیحہ سے بھی ذبیحہ گاؤ کا جواز ملتا ہے، حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ :

102 - الانعام: ۱۴۴)

103 - سورہ الاعراف: ۱۳۸)

104 - الدر المنثور في التاويل بالمأثور ج ۴ ص ۳۰۲ المؤلف : عبد الرحمن بن أبو بكر، جلال الدين

السيوطي (المتوفى : 911ھ)

نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَنْ نِسَائِهِ. وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً فِي حَجَّتِهِ. ¹⁰⁵

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ازواج مطہرات کی طرف سے اور بعض روایتوں کے مطابق حضرت عائشہ کی طرف سے گائے کی قربانی فرمائی۔

بلکہ عہد نبوت میں گائے کی قربانی کا عام رواج تھا، اور ایک گائے سات آدمی کی طرف سے کافی سمجھی جاتی تھی، حضرت جابر بن عبد اللہ ہی کی روایت ہے:

فَنَذَبُحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيهَا ¹⁰⁶

ترجمہ: کہ ہم سات آدمی کی طرف سے ایک گائے ذبح کرتے تھے۔

اس مضمون کی متعدد روایات و آثار کتب حدیث میں موجود ہیں، البتہ جس تناظر میں گائے کے ذبیحہ کی اجازت دی گئی جیسا کہ ابھی ذکر آیا، اس نے اس کو شعار اسلامی میں تبدیل کر دیا، اور یہ مخصوص اسلامی تہذیب کا حصہ بن گیا، چنانچہ حضور ﷺ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

105 - الجامع الصحيح المسمى صحيح مسلم ج ۴ ص ۸۸ حدیث نمبر: ۳۲۵۴ المؤلف: أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري الحقق: الناشر: دار الجيل بيروت + دار الأفاق الجديدة — بيروت الطبعة: عدد الأجزاء: ثمانية أجزاء في أربع مجلدات

106 - الجامع الصحيح المسمى صحيح مسلم ج ۴ ص ۸۸ حدیث نمبر: ۳۲۵۲ المؤلف: أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري الحقق: الناشر: دار الجيل بيروت + دار الأفاق الجديدة — بيروت الطبعة: عدد الأجزاء: ثمانية أجزاء في أربع مجلدات

من صلى صلاتنا واستقبل قبلتنا وأكل ذبيحتنا فذلك المسلم
الذي له ذمة الله وذمة رسوله فلا تحقروا الله في ذمته¹⁰⁷

ترجمہ: جو ہماری نماز پڑھے، ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے، اور ہمارا
ذبیحہ کھائے تو وہ مسلمان ہے اور اسے اللہ اور رسول کا ذمہ حاصل ہے، پس اس ذمہ
کو نہ توڑو۔

شارحین حدیث نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے اکل ذبیحہ کو
شعائر اسلام میں شمار کیا ہے کہ جس طرح عبادات میں ہر مذہب کا ایک شعار ہوتا
ہے، اسی طرح اشیاء خورد و نوش میں بھی ہر مذہب کا ایک خاص امتیاز ہوتا ہے، اور
انہی امتیازات سے مذہب کو پہچانا جاتا ہے، مثلاً یہود مسلمانوں کا ذبیحہ (اونٹ) اور
ہنود (گائے) نہیں کھاتے، تو جب تک ان شعائر کو انسان دل سے قبول نہ کر لے اور
ان کا عملی اظہار نہ کرے وہ مؤمن نہیں ہو سکتا اور نہ اسے اللہ اور رسول کا ذمہ
حاصل ہو سکتا ہے¹⁰⁸۔

107 - الجامع الصحيح المختصر ج ۱ ص ۱۵۳ حدیث نمبر: ۳۸۴۲ المؤلف : محمد بن إسماعيل أبو

عبدالله البخاري الجعفي الناشر : دار ابن كثير ، اليمامة - بيروت الطبعة الثالثة ، 1407 - 1987
تحقيق : د. مصطفى ديب البغا أستاذ الحديث وعلومه في كلية الشريعة - جامعة دمشق عدد الأجزاء
: 6 مع الكتاب : تعليق د. مصطفى ديب البغا

108 - عمدة القاري شرح صحيح البخاري ج ۲ ص ۳۳۵ المؤلف : بدر الدين أبو محمد محمود بن

أحمد العيني (المتوفى : 855هـ)

اسی لئے حضرت عبداللہ بن سلامؓ وغیرہ چند اہل کتاب صحابہ نے اسلام لانے کے بعد احتیاطاً اونٹ کا گوشت نہ کھانے کا ارادہ کیا، کہ اسلام میں واجب نہیں، اور یہود میں حرام تھا، لیکن قرآن کریم میں اس پر تنبیہ کی گئی اور اس طرح کے مخلوط اسلام یا مخلوط معاشرہ کو مسترد کر دیا گیا۔ امداد الفتاویٰ میں یہ بحث تقریباً ۲۱ صفحات میں ہے، اور حضرت تھانویؒ اور دیگر علماء نے پوری شدت کے ساتھ ذبیحہ گاؤ یا کسی ایسے تہذیبی عمل سے دستبردار ہونے کی مخالفت کی ہے جو گو کہ مذہب میں واجب نہیں ہے لیکن شعائر اسلامی کا حصہ ہے¹⁰⁹۔

بعض جنگلی جانوروں کے شکار پر پابندی

(۱۰) حکومت جنگلات میں شکار سے منع کرتی ہے، بعض نہروں اور جھیلوں پر پرندوں کے شکار سے روکتی ہے، کیونکہ وہاں موسم کے لحاظ سے دور دراز علاقے کے پرندے آتے ہیں، جن کو مہمان پرندہ کہا جاتا ہے، ان سرکاری قوانین کی رعایت معاہدہ شہریت، دفع ضرر، اور تحفظ جان و عزت کی بنا پر واجب ہے، تفصیلات گذشتہ صفحات میں آچکی ہیں۔

وبائی امراض سے بچنے کے لئے جانوروں کو قتل کرنا

(۱۱) بعض دفعہ وبائی متعدی امراض کو روکنے کے لئے بڑے پیمانے پر

جانوروں کو مار دیا جاتا ہے، خاص کر مرغیوں کو مارنے کے واقعات

¹⁰⁹ - امداد الفتاویٰ ج ۳ ص ۵۷۵ تا ۵۹۶ مطبوعہ ادارہ تالیفات اولیاء دیوبند۔

بار بار پیش آتے ہیں، کبھی ان کو مارنے کے لئے گڑھوں میں زندہ دفن کر دیا جاتا ہے، اور کبھی ان پر ایسڈ ڈال دیا جاتا ہے، تو امراض کے پھیلاؤ کے خوف سے کیا انہیں مارا جاسکتا ہے؟

جانوروں کو زندہ جلانا درست نہیں

دفع ضرر کے لئے جانوروں کو قتل کرنے کی اجازت ہے، لیکن ان کو زندہ جلانا اور دفن کرنا جائز نہیں ہے، احادیث میں سانپ، بچھو، چوہا، زنبور، خونخوار کتا، گرگٹ، خطرناک بلی اور ضرر رساں چیونٹی وغیرہ کو مارنے کی اجازت دی گئی ہے، بلکہ بعض کو باعث اجر بھی قرار دیا گیا ہے، تفصیلی روایات پہلے گزر چکی ہیں¹¹⁰، لیکن اسلامی شریعت میں کسی جاندار کو زندہ جلانے کا اختیار رب العالمین کے سوا کسی کو نہیں ہے، ابو داؤد اور متعدد کتب حدیث میں یہ روایت آئی ہے:

فَإِنَّهُ لَا يُعَذَّبُ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ «¹¹¹.

¹¹⁰ - كثر العمال في سنن الأقوال والأفعال ج 15 ص 51 المؤلف : علاء الدين علي بن حسام الدين المتقي الهندي البرهان فوري (المتوفى : 975هـ) المحقق : بكري حياني - صفوة السقا الناشر : مؤسسة الرسالة الطبعة : الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م مصدر الكتاب : موقع مكتبة المدينة الرقمية-

¹¹¹ - سنن أبي داود ج 3 ص 8 حدیث نمبر : 2675 المؤلف : أبو داود سليمان بن الأشعث السجستاني الناشر : دار الكتاب العربي - بيروت عدد الأجزاء : 4 مصدر الكتاب : وزارة الأوقاف المصرية وأشاروا إلى جمعية المكثر الإسلامي - * مسند الإمام أحمد بن حنبل ج 3 ص 494 حدیث نمبر : 16077 المؤلف : أحمد بن حنبل أبو عبدالله الشيباني الناشر : مؤسسة قرطبة - القاهرة عدد الأجزاء : 6 الأحاديث مذيلة بأحكام شعب الأرنؤوط عليها -

ترجمہ: آگ کی سزا آگ کے مالک کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔

اسلام سے قبل کسی شریعت میں غالباً اس کی اجازت تھی¹¹²، جیسا کہ ایک نبیؐ کی طرف سے چوٹیوں کی بستی جلانے کے واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے¹¹³۔ لیکن اسلام میں یہ قطعی ممنوع ہے، علماء اسلام نے اس کو فساد کے ہم معنی قرار دیا ہے:

*وذلك لأن تعذيب الحيوان بالإحراق إفساد له، وتعذيب له

بغير حق¹¹⁴

☆ فقہاء نے بھی اس کی صراحت کی ہے، فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

وَلَا بَأْسَ بِقَتْلِ الْجَرَادِ لِأَنَّهُ صَيْدٌ يَحِلُّ قَتْلُهُ لِأَجْلِ الْأَكْلِ فَلِدَفْعِ
الضَّرَرِ أَوَّلَى كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانَ وَيُكْرَهُ حَرْفُهَا كَذَا فِي
السَّرَاجِيَةِ----- وَإِحْرَاقُ الْقَمَلِ وَالْعَقْرَبِ بِالنَّارِ مَكْرُوءٌ¹¹⁵

ترجمہ: ٹڈی کے قتل میں مضائقہ نہیں ہے، اس لئے کہ یہ ایک شکار ہے

¹¹² - المفہم لما أشكل من تلخیص کتاب مسلم ج 18 ص 38 المؤلف / الشيخ الفقيه الإمام ،

العالم العامل ، احدث الحافظ ، بقیة السلف ، أبو العباس أحمد بن الشيخ المرحوم الفقيه أبي حفص عمر بن إبراهيم الحافظ ، الأنصاري القرطبي ، رحمه الله وغفر له.

¹¹³ - الجامع الصحيح المسمى صحيح مسلم ج 7 ص 43 حدیث نمبر : 5989 المؤلف: أبو الحسن

مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري المحقق : الناشر : دار الجليل بيروت + دار الأفاق الجديدة — بيروت الطبعة : عدد الأجزاء : ثمانية أجزاء في أربع مجلدات.

¹¹⁴ - شرح عمدة الأحكام ج 75 ص 9 المؤلف : عبد الله بن عبد الرحمن بن عبد الله بن جبرين .

¹¹⁵ - الفتاوى الهندية في مذهب الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان ج 1 ص 166 الشيخ نظام

وجامعة من علماء الهند سنة الولادة / سنة الوفاة تحقيق الناشر دار الفكر سنة النشر 1411هـ -

1991م مكان النشر عدد الأجزاء 6

یہی بات ردالمحتار میں بھی ہے:

(يكره إحراق جراد) أي تحريما ومثل القمل البرغوث ومثل العقرب الحية ط¹¹⁶

اگر جانور کو جلا کر ختم کرنا ہی ضروری ہے تو پہلے اس کو مار دیا جائے اور پھر جلایا جائے، جیسا کہ فقہانے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی جانور کے ساتھ بد فعلی کر لے اور وہ جانور ماکول اللحم نہ ہو تو اس کو ذبح کرنے کے بعد جلایا جائے، زندہ رہتے ہوئے نہیں¹¹⁷۔

☆ اگر موذی جانور بڑی تعداد میں ہوں اور ان کو الگ الگ مارنا مشکل ہو تو تو کوئی ایسا زہر یا کیمیکل ان کے ٹھکانے میں ڈال دیا جائے جس سے وہ مر جائیں اور پھر ان کو جلا دیا جائے یا اسی حالت میں باہر پھینک دیا جائے،۔۔۔۔۔ البتہ اگر بغیر

¹¹⁶- حاشية رد المختار على الدر المختار شرح تنوير الأبصار فقه أبو حنيفة ج 6 ص 752 ابن عابدين. الناشر دار الفكر للطباعة والنشر. سنة النشر 1421هـ - 2000م.

مكان النشر بيروت. عدد الأجزاء 8

¹¹⁷ - الفتاوى الهندية في مذهب الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان ج 1 ص 166 الشيخ نظام
وجماعة من علماء الهند سنة الولادة / سنة الوفاة تحقيق الناشر دار الفكر سنة النشر 1411هـ -
1991م مكان النشر عدد الأجزاء 6 -

جلائے ہوئے ان پر قابو پانا اور ان کو ختم کرنا ممکن نہ ہو اور دفع ضرر کے لئے ان کا خاتمہ ضروری ہو تو بدجہ مجبوری ان کو زندہ آگ میں جلانے یا دفن کرنے کی اجازت ہوگی، اس مسئلے میں اس جزیئہ سے روشنی ملتی ہے جو کتب فقہ میں دشمن حربیوں کے تعلق سے مذکور ہے، شامی میں ہے:

لكن جواز التحريق والتغريق مقيد كما في شرح السير بما إذا لم يتمكنوا من الظفر بهم بدون ذلك بلا مشقة عظيمة فإن تمكنوا بدونها فلا يجوز لأن فيه إهلاك أطفالهم ونسائهم ومن عندهم من المسلمین¹¹⁸

جانوروں کو کن انسانی مصالح کے لئے مارا جاسکتا ہے؟

(۱۲) جانوروں کو کن انسانی مصالح کے لئے مارا جاسکتا ہے؟ جیسے ہاتھی کے دانت، ہرن کی سینگ اور کھال حاصل کرنے کے لئے وغیرہ۔

حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک ہر قسم کے جانور (خواہ وہ ماکول اللحم ہوں یا نہ ہوں) کا شکار غذائی ضروریات اور دیگر منافع و مصالح مثلاً بال، کھال، دانت، سینگ وغیرہ کے حصول، یازینت و آرائش کے لئے جائز ہے، اس لئے کہ کائنات کی ہر چیز انسان کے نفع کے لئے پیدا کی گئی ہے، اسی لئے قرآن کریم میں جانوروں کے

¹¹⁸ - حاشیہ رد المختار علی الدر المختار شرح تنویر الأبصار فقہ أبو حنیفہ ج 4 ص 129 ابن

عابدین. الناشر دار الفكر للطباعة والنشر. سنة النشر 1421ھ - 2000م.

مكان النشر بيروت. عدد الأجزاء 8

شکار کی عام اجازت دی گئی ہے ¹¹⁹۔

{وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا} ¹²⁰

علامہ کاسانی رقمطراز ہیں:

أَمَّا الْأَوَّلُ فَيَبَاحُ اصْطِيَادُ مَا فِي الْبَحْرِ وَالْبَرِّ مِمَّا يَحِلُّ أَكْلُهُ وَمَا لَا يَحِلُّ أَكْلُهُ ، غَيْرَ أَنَّ مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ يَكُونُ اصْطِيَادُهُ لِلانْتِفَاعِ بِلَحْمِهِ وَمَا لَا يَحِلُّ أَكْلُهُ يَكُونُ اصْطِيَادُهُ لِلانْتِفَاعِ بِجِلْدِهِ وَشَعْرِهِ وَعَظْمِهِ أَوْ لِدَفْعِ أَذِيَّتِهِ ----- وَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ مِنْ شَعْرِ الْبَهِيمَةِ وَصُوفِهَا لِأَنَّهُ انْتِفَاعٌ بِطَرِيقِ التَّزْيِينِ بِمَا يَحْتَمِلُ ذَلِكَ وَلِهَذَا احْتَمَلَ الْاسْتِعْمَالُ فِي سَائِرِ وُجُوهِ الْانْتِفَاعِ فَكَذًا فِي التَّزْيِينِ ¹²¹

در مختار میں ہے:

وحل اصطیاد ما يؤكل لحمه وما لا يؤكل لحمه لمنفعة جلده أو شعره أو ريشه أو لدفع شره، وكله مشروع لا طلاق النص. وفي

¹¹⁹ - الدر المختار بهامش رد المحتار 7 / 32 . منح الجليل شرح على مختصر سيد خليل ج 2 ص 433 محمد عlish. الناشر دار الفكر سنة النشر 1409هـ - 1989م. مكان النشر بيروت عدد الأجزاء 9 ، جواهر الإكليل 1 / 213 ، والشرح الكبير مع حاشية الدسوقي عليه 2 / 108 .

¹²⁰ - [المائدة : 2]

¹²¹ - بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ج 11 ص 177 تأليف: علاء الدين أبو بكر بن مسعود

الكاساني الحنفی 587هـ دار الكتب العلمية - بيروت - لبنان الطبعة الثانية 1406هـ -

1986م محمد عارف بالله القاسمي

القنية يجوز ذبح الهرة والكلب لنفع ما¹²²

جانوروں کو کن حالات میں مارا جاسکتا ہے؟

(۱۳) جو جانور انسان کے لئے نقصان دہ ہوں ان کو مارنے کا کیا حکم ہوگا اور کن حالات میں ان کو مارنے کی اجازت ہوگی؟ کیونکہ جہاں وہ انسان کے لئے مضرت کا باعث ہیں، وہیں ماحولیات کو انسان کے موافق بنانے میں بھی ایک اہم رول ادا کرتے ہیں۔

یہاں دو چیزیں الگ الگ ہیں: (الف) اجتماعی پہلو (ب) اور انفرادی پہلو۔

قتل حیوانات کا اجتماعی پہلو

اجتماعی پہلو کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی پیدا کردہ ہر مخلوق اس وسیع کائنات

¹²² - الدر المختار ، شرح تنویر الأبصار فی فقہ مذهب الإمام أبي حنيفة ج 7 ص 32 المؤلف : محمد ، علاء الدين بن علي الحصكفي (المتوفى : 1088هـ) مصدر الكتاب : موقع يعسوب [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع] ، وكذا في تبين الحقائق شرح كثر الدقائق وحاشية الشُّلبي ج 6 ص 61 المؤلف : عثمان بن علي بن محجن البارع ، فخر الدين الزيلعي الحنفي (المتوفى : 743 هـ) الحاشية : شهاب الدين أحمد بن محمد بن أحمد بن يونس بن إسماعيل بن يونس الشُّلبي (المتوفى : 1021 هـ) الناشر : المطبعة الكبرى الأميرية - بولاق ، القاهرة الطبعة : الأولى ، 1313 هـ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع ، تبين الحقائق بأعلى الصفحة وحاشية الشُّلبي بأسفلها مفصلاً بينهما بفواصل ومميزاً باختلاف في اللون] - وفي - البحر الرائق شرح كثر الدقائق ج 8 ص 263 زين الدين ابن نجيم الحنفي سنة الولادة 926هـ / سنة الوفاة 970هـ الناشر دار المعرفة مكان النشر بيروت

کا ایک جزو (پارٹ) ہے، اور ان تمام اجزاء سے مل کر ہی یہ کائنات بنی ہے، اس کائنات کی بقا اور صحت میں ہر جزو کا اپنا کردار ہے، ان میں سے کسی جزو کو نظر انداز کر کے کائناتی نظام مستحکم ہو ہی نہیں سکتا، تمام اجزاء کے توافق سے ہی ماحول بنتا ہے، ان میں سے کسی جزو کے لئے یہ خیال درست نہیں ہے کہ کائنات میں اس کی ضرورت نہیں ہے، اور اللہ پاک نے اس کو بلا ضرورت پیدا فرمایا ہے، اللہ پاک خود فرماتے ہیں:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ذَلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ¹²³

ترجمہ: ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی کوئی چیز بیکار پیدا نہیں کی، یہ کافروں کا خیال ہے، پس کافروں کے لئے جہنم کی بربادی ہے۔

ایک دوسری جگہ ارباب فکر و ذکر کا قول نقل کیا گیا ہے:

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ¹²⁴

ترجمہ: اے پروردگار عالم! آپ نے کائنات کی کسی چیز کو بیکار پیدا نہیں

فرمایا۔

جانور بھی کائنات کا اہم حصہ ہے، اور اس کی ہر صنف کی اپنی افادیت ہے، اسی لئے کسی بھی قسم کے جانور کی ایسی نسل کشی جائز نہیں ہے کہ اس صنف کے

¹²³ - ص: 27 -

¹²⁴ - آل عمران: 191 -

ایک ایک فرد کا خاتمہ کر دیا جائے،۔۔۔ اور انسان کے لئے یہ ممکن بھی نہیں ہے، کیونکہ اس کا علم اور اس کی طاقت محدود ہے، خدا کی پھیلی ہوئی زمین میں کہاں کہاں کون سی مخلوق آباد ہے، انسان کا اس سے باخبر ہونا ممکن نہیں، اس لئے نہ یہ مطلوب ہے اور نہ ممکن، اور نہ کہیں اسلامی تعلیمات میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ کسی مخصوص جانور کے ہر فرد کو قتل کر دیا جائے، بلکہ اس کے برعکس رسول اللہ ﷺ نے کتا کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اگر کتا بھی گرو ہوں میں سے ایک گرو نہ ہوتا تو میں تمام کتوں کے قتل کا حکم دیتا، اس لئے صرف سیاہ قسم کے خطرناک کتے کو قتل کرو، (حدیث پیچھے گزر چکی ہے) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی بھی جانور کی نسل کشی اسلام میں درست نہیں ہے، اس لئے یہاں مسئلہ ماحولیات کے توازن کا نہیں بلکہ انسان کے دفع ضرر کا ہے، اور ظاہر ہے کہ ضرر کا اندیشہ انہی جانوروں سے ہو گا جو انسانی معاشرے میں بستے ہیں اور نظر آتے ہیں، پوری روئے زمین میں پھیلے ہوئے جانوروں سے اس کا تعلق نہیں ہے، اس لئے کسی ایک یا چند جانوروں کی ہلاکت سے ماحولیاتی توازن متاثر نہیں ہو سکتا۔

علاوہ ازیں ماحولیات کا تعلق کائنات کے امور تکوین سے ہے جو خالص قدرتی نظام ہے، اگر اس کے بالمقابل کوئی حکم شرعی سامنے آئے جو بظاہر اس نظام سے متصادم محسوس ہو تو بھی انسان شریعت کے حکم ظاہر پر عمل کرنے کا پابند ہے، تکوینیات کا وہ مکلف نہیں ہے، حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کا قصہ جس کو قرآن

کریم نے سورہ کہف میں بیان کیا ہے اس کی واضح مثال ہے۔

غرض موذی اور ضرر رساں جانوروں کے قتل کے حکم کو ان کی اجتماعی نسل کشی سے جوڑنا درست نہیں ہے، اسی لئے بعض روایات کی بنیاد پر ہمارے فقہاء نے اس کی تصریح کی ہے کہ کسی مقام پر اگر ایک چوٹی نقصان پہنچائے تو اس کے رد عمل میں وہاں کی چوٹیوں کے پورے گھر میں آگ لگا دینا صحیح نہیں ہے:

وَلَا تُحْرِقُ بُيُوتَ النَّمْلِ لِئَمْلَأَ وَاحِدَةٍ كَذًا فِي الْفَتَاوَى

الْعَتَابِيَّة¹²⁵۔

انفرادی پہلو

یہ خالص انفرادی مسئلہ ہے، اور اس کا تعلق متعلقہ شخص اور جانور سے ہے، اس نوع کے جملہ جانوروں سے یہ حکم وابستہ نہیں ہے، یہاں مسئلہ صرف یہ ہے کہ اگر کوئی موذی جانور کسی انسان کے لئے باعث اذیت ہو تو ایسے جانور کو مارنا درست ہے یا نہیں؟

احادیث و آثار اور فقہی جزئیات پر ایک نظر ڈالنے سے مسئلے کی دو شکلیں سامنے آتی ہیں اور دونوں کے احکام الگ الگ ہیں:

¹²⁵ - الفتاویٰ الہندیۃ فی مذہب الإمام الأعظم أبي حنیفۃ النعمان ج 1 ص 166 الشیخ نظام

وجہاءة من علماء الهندسة الولادة / سنة الوفاة تحقیق الناشر دار الفكر سنة النشر 1411ھ -

1991م مکان النشر عدد الأجزاء 6 .

موزی جانوروں کا قتل

(۱) ایسے موزی جانور جن میں ضرر غالب ہو یعنی انسان کے سامنے آنے

پر اکثر وہ نقصان پہونچاتے ہوں، مثلاً سانپ بچھو وغیرہ، فرمان

نبوی کی روشنی میں ان کو ایذا سے قبل بھی مارنا درست ہے، بلکہ بعض احادیث کے مطابق قدرت کے باوجود نہ مارنا برا ہے¹²⁶، اس لئے کہ جو چیز غالب الوقوع ہوتی ہے وہ واقع کے حکم میں ہوتی ہے۔

نقصان پہونچانے والے جانوروں کا قتل

(۲) دوسری قسم ایسے جانوروں کی ہے جن میں ضرر غالب نہیں ہے

، لیکن ضرر پہونچا سکتے ہیں، مثلاً کتا، بلی، چوہا، بھڑ، چیونٹی اور چھپکلی وغیرہ، ایسے جانوروں کا حکم یہ ہے کہ ان کی طرف سے ضرر کا آغاز ہو جائے تو ان کو مارنا درست ہے ورنہ مکروہ ہے، مثلاً ٹڈی کھیتوں کو نقصان پہونچانے لگے، چیونٹیاں گھر کی اشیاء تباہ کرنے لگیں، بلی کبوتر، مرغی وغیرہ کو کھانے لگے، کھٹل شب کی نیند خراب کر دے، کتا انسانوں اور جانوروں پر حملہ آور ہو، فقہاء نے لکھا ہے کہ گھریلو کتا اگر ضرر رساں نہ ہو تو اس کو مارنا درست نہیں ہے، فقہاء نے یہ بھی صراحت کی ہے کہ

¹²⁶-- كثر العمال في سنن الاقوال والأفعال ج 15 ص 51 المؤلف : علاء الدين علي بن حسام

الدين المتقي الهندي البرهان فوري (المتوفى : 975هـ) المحقق : بكري حياني - صفوة السقا الناشر :

مؤسسة الرسالة الطبعة : الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م مصدر الكتاب : موقع مكتبة المدينة

الرقمية

اگر کسی کے کتے گاؤں کے عام لوگوں کو نقصان پہونچاتے ہوں تو ان کو مارنے کا حکم دیا جائے گا اگر کتوں کا مالک راضی نہ ہو تو حکومت سے اس کے خلاف اپیل کی جائے گی، اس قسم کی بہت سی جزئیات کتب فقہ میں موجود ہیں، ذیل کی چند عبارتوں میں یہ پورا مضمون موجود ہے:

وفي «فتاویٰ اهل سمرقند»: الهرة إذا كانت مؤذية لا تضرب، ولا تفرك أذنهما ولكنها تذبح بسكين حاد، وفي «فتاویٰ اهل سمرقند»: قتل الجراد يحل؛ لأنه صيد، لا سيما إذا كان فيه ضرر عام، وتكلم المشايخ في النملة، قال الصدر الشهيد: والمختار للفتوى أنها إذا ابتدأت بالأذى فلا بأس بقتلها، وإن لم تبدئ يكره قتلها، والأصل في ذلك: ما روي أن نملة قرصت نبياً من الأنبياء، فأحرق بيت النملة، فأوحى الله تعالى هلاً قتل تلك النملة الواحدة، دليل على جواز قتلها عند الأذى، وعلى عدم الجواز عند انعدام الأذى، واتفقوا على أنه لا يجوز إلقاؤها في الماء، وقتل القملة يجوز على كل حال¹²⁷.

(وذئب وعقرب وحية وفأرة) بالهمزة وجوز البرجندي التسهيل (وكلب عقور) أو وحشي، أما غيره فليس بصيد أصلاً (وبعوض وغمل) لكن لا يحل قتل ما لا يؤذي، ولذا قالوا: لم يحل قتل الكلب الاهلي إذا لم يؤذ، والامر بقتل الكلاب منسوخ كما في

¹²⁷ - المحيط البرهاني ج 5 ص 254 المؤلف : محمود بن أحمد بن الصدر الشهيد النجاري برهان

الدين مازة الحق: الناشر: دار إحياء التراث العربي الطبعة عدد الأجزاء : 11

الفتح: أي إذا لم تضر

وَجَارَ قَتْلُ مَا يَضُرُّ مِنَ الْبَهَائِمِ كَالْكَلْبِ الْعُقُورِ وَالْهَرَّةِ إِذَا
كَانَتْ تَأْكُلُ الْحَمَامَ وَالِدَّجَاجَ ، لِإِزَالَةِ الضَّرَرِ ، وَيَذْبَحُهَا ذَبْحًا ، وَلَا
يَضُرُّ بِهَا لِأَنَّهُ لَا يُفِيدُ فَيَكُونُ تَعْدِيًّا لَهَا بَلَا فَائِدَةٍ¹²⁹

قَرْيَةٍ فِيهَا كِلَابٌ كَثِيرَةٌ وَلَأَهْلُ الْقَرْيَةِ مِنْهَا ضَرَرٌ يُؤْمَرُ أَرْبَابُ
الْكِلَابِ أَنْ يَقْتُلُوا الْكِلَابَ فَإِنْ أَبَوْا رُفِعَ الْأَمْرُ إِلَى الْقَاضِي حَتَّى
يُلْزِمَهُمْ ذَلِكَ كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرْحَسِيِّ ----- وَفِي أَصْحَابِ النَّوَازِلِ
رَجُلٌ لَهُ كِلَابٌ لَا يَحْتَاجُ إِلَيْهَا وَلِجِرَانِهِ فِيهَا ضَرَرٌ فَإِنْ أَمْسَكَهَا فِي
مُلْكِهِ فَلَيْسَ لِجِرَانِهِ مِنْهُ وَإِنْ أَرْسَلَهَا فِي السَّكَّةِ فَلَهُمْ مِنْهُ فَإِنْ أَمْتَنَعَ
وَلَا رَفَعُوهُ إِلَى الْقَاضِي أَوْ إِلَى صَاحِبِ الْحِسْبَةِ حَتَّى يَمْنَعَهُ عَنْ ذَلِكَ
وَكَذَلِكَ مَنْ أَمْسَكَ دَجَاجَةً أَوْ جَحْشًا أَوْ عُجُولًا فِي الرُّسْتَقِ فَهُوَ
عَلَى هَذَيْنِ الْوَجْهَيْنِ كَذَا فِي الْمُحِيطِ ----- قَتْلُ الزُّبُورِ وَالْحَشَرَاتِ
هَلْ يُبَاحُ فِي الشَّرْعِ ابْتِدَاءٌ مِنْ غَيْرِ إِيذَاءٍ وَهَلْ يُثَابُ عَلَى قَتْلِهِمْ ؟
قَالَ لَا يُثَابُ عَلَى ذَلِكَ وَإِنْ لَمْ يُوجَدْ مِنْهُ الْإِيذَاءُ فَالْأَوْلَى أَنْ لَا يَتَعَرَّضَ
بِقَتْلِ شَيْءٍ مِنْهُ كَذَا فِي جَوَاهِرِ الْفَتَاوَى ----- الْفَلَيْقُ الَّذِي يُقَالُ لَهُ
بِالْفَارِسِيَّةِ (بِلَّهِ) يُلْقَى فِي الشَّمْسِ لِيَمُوتَ الدَّيْدَانُ وَلَا يَكُونُ بِهِ

¹²⁸ - الدر المختار ، شرح تنوير الأبصار في فقه مذهب الإمام أبي حنيفة ج 2 ص 627 المؤلف :

محمد ، علاء الدين بن علي الحصكفي (المتوفى : 1088هـ) *

¹²⁹ - تبين الحقائق شرح كثر الدقائق ج 6 ص 227 فخر الدين عثمان بن علي الزليعي

الحنفي. الناشر دار الكتب الإسلامي. سنة النشر 1313هـ. مكان النشر القاهرة. عدد الأجزاء 6*3

بَأْسًا لَّأَنَّ فِي ذَلِكَ مَنَفَعَةً النَّاسِ أَلَّا يَرَى أَنَّ السَّمَكَةَ تُلْقَى فِي الشَّمْسِ
فَتَمُوتُ وَلَا يُكْرَهُ كَذَا فِي خِزَانَةِ الْمُفْتِينَ ----- وَكَذَا الْحِمَارُ إِذَا مَرِضَ
وَلَا يَنْتَفِعُ بِهِ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يُذْبَحَ فَيَسْتَرَحَ مِنْهُ كَذَا فِي الْفَتَاوَى
الْعَتَابِيَّة. ¹³⁰

(۱۴) جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کے سلسلے میں نصوص و آثار اور
اسلامی تعلیمات کا تفصیلی ذکر ابتدا میں آچکا ہے۔

¹³⁰ - الفتاویٰ الہندیۃ فی مذہب الإمام الأعظم أبي حنیفۃ النعمان ج 1 ص 166 الشیخ نظام
وجماعۃ من علماء الہند سنۃ الولادۃ / سنۃ الوفاۃ تحقیق الناشر دار الفکر سنۃ النشر 1411ھ -
1991م مکان النشر عدد الأجزاء 6

خلاصہ بحث

چارہ خور جانوروں کو لحمی غذائیں دینا

(۱)۔ آج کل چارہ خور جانوروں کے لئے ایسی غذائیں تیار کی جا رہی ہیں جن میں لحمی اجزاء بھی شامل ہوتے ہیں، تاکہ وہ تیزی سے بڑھ سکیں اور ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکے، جو ظاہر ہے کہ چارہ خور جانوروں کی فطرت کے خلاف ہے، کیا یہ عمل جائز ہے؟

اس سوال میں دو باتیں قابل توجہ ہیں اور انہی پر حکم کی بنیاد ہے:

☆ یہ لحمی غذائیں جانور کے لئے باعث ایذا ہیں یا نہیں؟ اگر خلاف فطرت ہونے کے باوجود ان کو کوئی جسمانی یا ذہنی اذیت نہیں پہنچتی ہے تو بظاہر اس میں کوئی مضائقہ معلوم نہیں ہوتا، اس لئے کہ چارہ خور اور گوشت خور کی تقسیم کسی نص پر نہیں بلکہ تخمین واستقراء پر مبنی ہے، جو ظنی ہے، اگر کسی زمانے میں یا کسی جانور کے حق میں کسی وجہ سے یہ معیار تبدیل ہو جائے اور وہ جانور کے لئے باعث اذیت نہ ہو اور عام انسانوں کے لئے مفید ہو تو شرعی ضوابط کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں ہے، جانور تو انسان کے فائدے کے لئے ہی بنائے گئے ہیں، اس لئے غذائی تصرفات کے نتیجے میں اگر یہ فائدے بڑھ جاتے ہیں تو یہ نہ خلاف موضوع ہے اور نہ خلاف مقصود۔

☆ دوسرا پہلو یہ ہے کہ ان لحمی غذاؤں میں حرام اور ناپاک اجزاء کی شمولیت ہے یا نہیں؟ حکم شرعی پر اس سے بھی فرق پڑتا ہے، اگر لحمی غذاؤں میں حرام اور ناپاک اجزاء غالب ہیں تو فقہاء کی تصریحات کے مطابق بالقصد جانوروں کو ناپاک غذائیں دینا جائز نہیں ہے، البتہ علاج اور ضرورت کی صورتیں مستثنیٰ ہیں، البتہ اس سے جانور کے گوشت کی حلت پر اثر نہیں پڑے گا، اس لئے کہ معدہ میں پہنچ کر غذا تحلیل ہو جاتی ہے، اور دوسرے اجزاء سے مل کر فنا ہو جاتی ہے، الا یہ کہ اتنی کثرت سے ناپاک غذائیں دی جائیں کہ جانور کے گوشت میں اس کے اثرات نمایاں ہو جائیں، تو ایسے جانور کا گوشت کھانا درست نہ ہو گا۔

دودھ یا گوشت میں اضافے کے لئے جانوروں کو انجکشن دینا

(۲) زیادہ دودھ حاصل کرنے کے لئے اور بعض چھوٹے جانوروں کے گوشت میں اضافے کے لئے جانوروں کو انجکشن لگانا جائز ہے، بشرطیکہ اس سے حاصل ہونے والا دودھ یا گوشت صالح ہو، اور جانوروں کی جسمانی صحت پر منفی اثرات نہ پڑتے ہوں۔

اگر دودھ اور گوشت صحیح طور پر حاصل ہوں لیکن جانور کی صحت اس سے متاثر ہوتی ہو تو بھی اس کی گنجائش ہے اس لئے کہ جانوروں کو بے فائدہ تکلیف دینا مکروہ ہے، مگر انسانی مفادات کے حصول کے لئے جانوروں کو تھوڑی بہت تکلیف دینے کی شرعاً اجازت ہے۔

البتہ گوشت یا دودھ کے فاسد یا مضر صحت ہونے کی صورت میں جانور کے ساتھ اس عمل کی اجازت نہیں دی جائے گی، اس لئے کہ یہ تعذیب بلا فائدہ ہوگی۔

حلال اور حرام جانوروں کا جنسی اختلاط

(۳) حلال جانوروں کے دودھ میں اضافہ یا اس کے جسمانی حجم کو بڑھانے کے لئے حرام جانور سے اس کا اختلاط کرایا جاتا ہے، خاص کر جرسی گائے کے بارے میں عام تصویر یہ ہے کہ یہ خنزیر کے اختلاط سے پیدا ہوتی ہیں، اسی لئے ان کے دودھ کی مقدار دوسری گایوں کے مقابلے میں کافی زیادہ ہوتی ہے، یہاں پر دو سوال پیدا ہوتے ہیں:

(الف) کیا ایک جانور کا اس طرح دوسری جنس کے جانور سے اختلاط کرانا درست ہے؟

(ب) دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر ان میں سے ایک حلال اور دوسرا حرام ہو تو اس سے پیدا ہونے والے بچوں پر شرعاً کیا اثر مرتب ہوگا؟

جائز مقاصد کے لئے دو مختلف الجنس جانوروں کا اختلاط جائز ہے

☆ نصوص اور فقہی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ جانوروں میں تحفظ نسب ملحوظ نہیں ہے اس لئے جائز اغراض و مقاصد کے تحت دو مختلف الجنس

جانوروں کا باہم اختلاط کرانا جائز ہے، بشرطیکہ اس سے جانور یا حاصل شدہ نتائج پر مضر اثرات نہ پڑیں۔

اس کے جواز کا انکار کرنا مشکل ہے، زیادہ سے زیادہ اس کو مکروہ تنزیہی کہا جاسکتا ہے، حنفیہ کا نقطہ نظر یہی ہے۔

کراہت تنزیہی خلاف اولیٰ کے ہم معنی ہوتی ہے، اگر اس کو جائز اغراض و مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے تو یہ کراہت بھی باقی نہ رہے گی، یا جن وجوہات کی بنا پر اس کو ناپسند کیا گیا وہ موجود نہ ہوں تو بھی کراہت صادق نہ آئے گی۔

در اصل مختلف الجنس جانوروں کا اختلاط ایک خلاف فطرت عمل ہے اسی لئے عہد قدیم سے ہی علماء کو اس سلسلے میں خدشات رہے ہیں کہ بالعموم دو جنسوں کے اختلاط سے پیدا ہونے والی نسل میں طبعی خباثت اور بہت سے عیوب و نقائص پیدا ہو جاتے ہیں،

جانوروں میں بچے ماں کے تابع ہوتے ہیں

☆ مسئلے کا دوسرا جزویہ ہے کہ اگر اختلاط میں ایک جانور حلال ہو اور

دوسرا حرام، تو اس سے پیدا ہونے والے بچوں پر شرعاً کیا اثر مرتب ہوگا؟

اس معاملے میں فقہاء حنفیہ اور مالکیہ کا اتفاق ہے کہ جانوروں میں اصل

اعتبار ماں کا ہے، حکم شرعی ماں کے تابع ہوگا، یعنی ماں اگر حلال جانور ہے تو پیدا ہونے والا بچہ بھی حلال ہوگا، اور ماں حرام ہے تو بچہ بھی حرام قرار پائے گا، اسی

طرح گھریلو مادہ جانور کے شکم سے پیدا ہونے والا بچہ گھریلو ہو گا، اور جنگلی جانور کے پیٹ سے جنم لینے والا بچہ جنگلی، اس لئے نر جانور سے صرف نطفہ نکلتا ہے اور مادہ کے جسم میں اس نطفہ کا قلب ماہیت ہو جاتا ہے اور ایک عرصہ تک ماں کے پیٹ میں رہ کر نئے وجود میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

اس لئے جرسی گائے گو کہ خنزیر کے اختلاط سے پیدا ہوئی ہو لیکن گائے کے شکم سے پیدا ہونے کی بنا پر اس پر گائے کا حکم عائد ہو گا۔
شوقیہ جانور کو پنجرہ میں رکھنا

(۴) زینت کے طور پر بعض جانور پنجرے میں رکھے جاتے ہیں، جیسے پرندے ہرن وغیرہ ان کو کھانا مقصود نہیں ہوتا اور نہ ان کی تجارت مقصود ہوتی ہے:

فقہی عبارات و جزئیات کی روشنی میں چند شرائط کے ساتھ اس کا جواز معلوم ہوتا ہے:

☆ وہ موذی جانور کے قبیل سے نہ ہوں۔
☆ ان کے کھانے پینے اور حقوق زندگی کی ادائیگی میں کوتاہی نہ برتی جائے۔

☆ نیز ان کو اپنے حدود ملکیت میں رکھا جائے۔

البتہ محض شوقیہ یا فخر و نمائش کے لئے جانوروں کو محبوس رکھنا خلاف اولیٰ ہے، احادیث میں اس کی مذمت وارد ہوئی ہے۔

موذی جانوروں کو شوقیہ قید رکھنا

(۵) موزی جانوروں مثلاً خونخوار کتا، شیر اور سانپ وغیرہ کو صرف جائز مقاصد (مثلاً چور وغیرہ سے تحفظ یا شکار وغیرہ) کے لئے قید رکھا جاسکتا ہے، محض شوق یا فخر و نمائش کے جذبات کی تسکین کے لئے ان کو بند رکھنا درست نہیں ہے۔

☆ اس لئے کہ ان میں مضرت غالب ہے، خدا نخواستہ اگر کبھی یہ بے قابو ہو جائیں تو بہت سی انسانی اور حیوانی جانوں کا نقصان ہو سکتا ہے۔

☆ نیز بے شمار روایات میں موزی جانوروں کو رکھنے اور پالنے کے بجائے قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے، بلکہ بعض روایات میں قدرت کے باوجود ان کو قتل نہ کرنے پر سخت نکیر بھی آئی ہے۔

جانوروں پر میڈیکل تجربات

(۶) جانوروں پر میڈیکل تجربات بھی کئے جاتے ہیں، پہلے انہیں ایسے انجکشن لگائے جاتے ہیں یا دوائیں دی جاتی ہیں، کہ وہ بیمار ہوں اور پھر ان کے علاج کے لئے امکانی دواؤں کا تجربہ کیا جاتا ہے، کیا اس طرح کے تجربات درست ہونگے؟

اللہ پاک نے جانوروں کو انسان کی ضرورت اور نفع کے لئے پیدا کیا ہے

، انسان کی غذائی اور دیگر ضروریات کے لئے جب جانوروں کی جان لینے تک کی اجازت ہے، تو طبی ضروریات کے لئے جزوی نقصان کی اجازت بدرجہ اولیٰ ہوگی، جیسا کہ بعض مواقع پر کچھ مصالح کے تحت فقہاء نے جانور کے جسم پر (چہرہ چھوڑ کر) آگ سے داغنے کی اجازت دی ہے۔

طبی اغراض کے لئے جانور کو بے ہوش کر کے اس کا عضو نکالنا

(۷) جانوروں سے انتفاع کی ایک صورت یہ ہے کہ دواؤں کے لئے زندہ جانور کو بے ہوش کر کے اس کے کسی عضو کو نکال لیا جائے یا آپریشن کر کے اس کی جگہ پر کوئی دوسرا مصنوعی آلہ رکھ دیا جائے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، بشرطیکہ یہ جانور کی معذوری یا ناقابل بردشت اذیت کا باعث نہ ہو،۔۔۔۔۔ یہ اس معروف مثلہ سے مختلف ہے جس میں زندہ جانور کے اعضاء کاٹ لئے جاتے ہیں اور احادیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

بصورت دیگر ضروری ہوگا کہ جانور کو ذبح کرنے کے بعد ہی اس کے اجزاء سے طبی استفادہ کیا جائے، اور تکلیف دہ زندگی میں جانور کو مبتلا نہ کیا جائے، فقہاء نے تعلیمی اغراض کے لئے جانور کا جسم استعمال کرنے کی اجازت دی ہے لیکن زندہ جانور کا نہیں بلکہ مذبوح جانور کا۔

قانونی طور پر ممنوعہ جانور کا شکار کرنا

(۸) بعض جانوروں کی نسلیں ختم ہوتی جا رہی ہیں، اور یہ بات ماحولیات

کے لئے نقصان کا باعث بن رہی ہے، اس کی وجہ سے حکومت کی طرف سے اس کے شکار پر پابندی لگادی گئی ہے، اسی طرح بعض جانوروں کو کوئی ملک یا کوئی ریاستی حکومت قومی جانور قرار دے دیتی ہے اور اس طرح کے جانوروں کے شکار کرنے اور ذبح کرنے کی ممانعت ہوتی ہے، یہ ممانعت شرعاً کس حد تک واجب العمل ہے؟ شریعت اسلامیہ میں انسانی مفادات یا دفع ضرر کے لئے جانوروں کا قتل جرم نہیں ہے، خاص طور پر فقہاء حنفیہ و مالکیہ کے نزدیک غذائی ضروریات کے علاوہ دیگر جائز مقاصد کے لئے بھی جانوروں کے قتل اور شکار کی اجازت ہے۔

البتہ حکومت کی طرف سے مختلف مصالح کے تحت کسی مخصوص مقام پر کچھ مخصوص جانوروں کے قتل و شکار پر پابندی عائد کر دی جائے یا کسی جانور کو قومی جانور کا درجہ دے کر اس کے شکار کو ممنوع قرار دے دیا جائے، تو عام حالات میں اس قانون کی رعایت لازم ہوگی۔

کسی فرقہ کے یہاں مقدس مانے جانے والے جانور کو ذبح کرنا (۹) اگر مسلمان مخلوط معاشرہ میں رہتے ہوں جہاں کوئی گروہ کسی خاص جانور کو معبود اور مقدس مانتا ہو، اور اس کے ذبح کرنے سے اس کی دل آزاری ہوتی ہو، اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی متاثر ہوتی ہو یا قانونا اس کے ذبح کرنے پر پابندی ہو تو مسلمانوں کا رویہ اس سلسلے میں کیا ہونا چاہئے؟

☆ قانونی پابندی کی صورت کا حکم اوپر گزر چکا ہے کہ اس صورت میں

مجبوراً اس قانون پر عمل کرنا لازم ہوگا، لیکن یہ حکم ظاہراً ہے، قانونی بندش کی بنا پر کوئی جائز چیز فی الواقع ناجائز نہیں ہو جاتی، اگر کوئی شخص قانون کی نگاہ سے بچ کر ممنوعہ جانور کو ذبح کر لے، اور ہر اندیشے سے اپنے کو محفوظ رکھے تو اس کا عمل گو کہ خلاف قانون ہے مگر ذبیحہ حلال رہے گا۔

☆ لیکن اگر حکومت کی طرف سے کوئی قانونی پابندی نہ ہو تو محض دوسرے گروہ کی مذہبی رعایت میں دل آزاری کے خوف سے یا فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے نام پر اس جائز جانور کے ذبیحہ سے احتراز کا حکم دینا درست نہ ہوگا۔

بعض جنگلی جانوروں کے شکار پر پابندی

(۱۰) حکومت جنگلات میں شکار سے منع کرتی ہے، بعض نہروں اور جھیلوں پر پرندوں کے شکار سے روکتی ہے، کیونکہ وہاں موسم کے لحاظ سے دور دراز علاقے کے پرندے آتے ہیں، جن کو مہمان پرندہ کہا جاتا ہے، ان سرکاری قوانین کی رعایت معاہدہ شہریت، دفع ضرر، اور تحفظ جان و عزت کی بنا پر واجب ہے۔

وبائی امراض سے بچنے کے لئے جانوروں کو قتل کرنا

(۱۱) بعض دفعہ وبائی متعدی امراض کو روکنے کے لئے بڑے پیمانے پر جانوروں کو مار دیا جاتا ہے، خاص کر مرغیوں کو مارنے کے واقعات بار بار پیش آتے ہیں، کبھی ان کو مارنے کے لئے گڑھے میں زندہ دفن کر دیا جاتا ہے، اور کبھی ان پر ایسڈ ڈال دیا جاتا ہے، تو امراض کے پھیلاؤ کے خوف سے کیا انہیں مارا جاسکتا ہے؟

☆ دفع ضرر کے لئے جانوروں کو قتل کرنے کی اجازت ہے، لیکن ان کو زندہ جلانا اور دفن کرنا جائز نہیں ہے، اگر جانور کو جلا کر ختم کرنا ہی ضروری ہے تو پہلے اس کو مار دیا جائے اور پھر جلایا جائے،

☆ اگر موذی جانور بڑی تعداد میں ہوں اور ان کو الگ الگ مارنا مشکل ہو تو تو کوئی ایسا زہریا کیمیکل ان کے ٹھکانے میں ڈال دیا جائے جس سے وہ مر جائیں اور پھر ان کو جلا دیا جائے یا اسی حالت میں باہر پھینک دیا جائے،۔۔۔۔۔

البتہ اگر بغیر جلائے ہوئے ان پر قابو پانا اور ان کو ختم کرنا ممکن نہ ہو اور دفع ضرر کے لئے ان کا خاتمہ ضروری ہو تو بدجہ مجبوری ان کو زندہ آگ میں جلانے یا دفن کرنے کی اجازت ہوگی۔

جانوروں کو کن انسانی مصالح کے تحت مارا جاسکتا ہے؟

(۱۲) جانوروں کو کن انسانی مصالح کے تحت مارا جاسکتا ہے؟ جیسے ہاتھی کے دانت، ہرن کی سینگ اور کھال حاصل کرنے کے لئے وغیرہ۔

حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک ہر قسم کے جانور (خواہ وہ ماکول اللحم ہوں یا نہ ہوں) کا شکار غذائی ضروریات یا دیگر منافع و مصالح مثلاً بال، کھال، دانت، سینگ وغیرہ کے حصول، یازینت و آرائش کے لئے جائز ہے، اس لئے کہ کائنات کی ہر چیز انسان کے نفع کے لئے پیدا کی گئی ہے، اسی لئے قرآن کریم میں جانوروں کے شکار کی عام اجازت دی گئی ہے۔

جانوروں کو کن حالات میں مارا جاسکتا ہے؟

(۱۳) جو جانور انسان کے لئے نقصان دہ ہوں ان کو مارنے کا کیا حکم ہوگا اور کن حالات میں ان کو مارنے کی اجازت ہوگی؟ کیونکہ جہاں وہ انسان کے لئے مضرت کا باعث ہیں، وہیں ماحولیات کو انسان کے موافق بنانے میں بھی ایک اہم رول ادا کرتے ہیں۔

یہاں دو چیزیں الگ الگ ہیں: (الف) اجتماعی پہلو (ب) اور انفرادی پہلو۔

اجتماعی پہلو کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی پیدا کردہ ہر مخلوق اس وسیع کائنات کا ایک جزو (پارٹ) ہے، اور ان تمام اجزاء سے مل کر ہی یہ کائنات بنی ہے، اس کائنات کی بقا اور صحت میں ہر جزو کا اپنا کردار ہے، ان میں سے کسی جزو کو نظر انداز کر کے کائناتی نظام مستحکم ہو ہی نہیں سکتا، تمام اجزاء کے توافق سے ہی ماحول بنتا ہے، ان میں سے کسی جزو کے لئے یہ خیال درست نہیں ہے کہ کائنات میں اس کی ضرورت نہیں ہے، اور اللہ پاک نے اس کو بلا ضرورت پیدا فرمایا ہے، جانور بھی کائنات کا اہم حصہ ہیں، اور ان کی ہر صنف کی اپنی افادیت ہے، اسی لئے کسی بھی قسم کے جانور کی ایسی نسل کشی جائز نہیں ہے کہ اس صنف کے ایک ایک فرد کا خاتمہ کر دیا جائے،۔۔۔۔ اور انسان کے لئے یہ ممکن بھی نہیں ہے۔

کسی ایک یا چند جانور کی ہلاکت سے ماحولیاتی توازن متاثر نہیں ہو سکتا

---- علاوہ ازیں ماحولیات کا تعلق کائنات کے امور تکوین سے ہے جو خالص قدرتی نظام ہے، اگر اس کے بالمقابل کوئی حکم شرعی سامنے آئے جو بظاہر اس نظام سے متصادم محسوس ہو تو بھی انسان شریعت کے حکم ظاہر پر عمل کرنے کا پابند ہے، تکوینیات کا وہ مکلف نہیں ہے۔

غرض موزی اور ضرر رساں جانوروں کے قتل کے حکم کو ان کی اجتماعی نسل کشی سے جوڑنا درست نہیں ہے۔

موزی جانوروں کا قتل

(۱) ایسے موزی جانور جن میں ضرر غالب ہو یعنی انسان کے سامنے آنے پر اکثر وہ نقصان پہونچاتے ہوں، مثلاً سانپ، بکھو وغیرہ، ان کو ایذا سے قبل بھی مارنا درست ہے، بلکہ بعض احادیث کے مطابق قدرت کے باوجود نہ مارنا برا ہے، اس لئے کہ جو چیز غالب الوقوع ہوتی ہے وہ واقع کے حکم میں ہوتی ہے۔

نقصان پہونچانے والے جانوروں کا قتل

(۲) دوسری قسم ایسے جانوروں کی ہے جن میں ضرر غالب نہیں ہے، لیکن ضرر پہونچا سکتے ہیں، مثلاً کتا، بلی، چوہا، بھڑ، چوئیٹی اور چھپکلی وغیرہ، ایسے جانوروں کا حکم یہ ہے کہ ان کی طرف سے ضرر کا آغاز ہو جائے تو ان کو مارنا درست ہے ورنہ مکروہ ہے۔

(۱۴) جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کے سلسلے میں نصوص و آثار اور

اسلامی تعلیمات کا تفصیلی ذکر ابتدا میں آچکا ہے۔

اختر امام عادل قاسمی

خادم جامعہ ربانی منور و اشرف سمسٹی پور بہار

۳/ ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ / ۲۶ اگست ۲۰۱۷ء بروز سنیچر